جامعہ مدنیہ جدید کا ترجمان

علمی دینی اور اصلاحی مجلہ

انوارِ مدینہ

لاہور

مارچ ۲۰۱۶ء

بیاد

عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرۃ مولانا سید حامد میاں صاحبؒ

بانی جامعہ مدنیہ جدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ

انوار مدینہ

شمارہ : ۳	جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ / مارچ ۲۰۱۶ء	جلد : ۲۴

سیّد مسعود میاں	سیّد محمود میاں
نائب مُدیر	مُدیر اعلیٰ

بدلِ اشتراک

پاکستان فی پرچہ 25 روپے......سالانہ 300 روپے

سعودی عرب،متحدہ عرب امارات.....سالانہ 50 ریال

بھارت،بنگلہ دیش .... سالانہ 13 امریکی ڈالر

برطانیہ،افریقہ .... سالانہ 13 ڈالر

اَمریکہ .... سالانہ 16 ڈالر

جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ اور اِی میل ایڈریس

www.jamiamadniajadeed.org

E-mail: jmj786_56@hotmail.com

ترسیلِ زر و رابطہ کے لیے

''جامعہ مدنیہ جدید'' محمد آباد 19 کلو میٹر رائیونڈ روڈ لاہور

اکاؤنٹ نمبر انوارِ مدینہ 0954-020-100-7914-2

مسلم کمرشل بنک کریم پارک برانچ راوی روڈ لاہور (آن لائن)

رابطہ نمبر: 042-37726702,03334249302

جامعہ مدنیہ جدید (فیکس) : 042 - 35330311

خانقاہِ حامدیہ : 042 - 35330310

فون/فیکس : 042 - 37703662

موبائل : 0333 - 4249301

مولانا سیّد رشید میاں صاحب طابع و ناشر نے شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپواکر

دفتر ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور سے شائع کیا

اس شمارے میں

حرفِ آغاز		۴
درسِ حدیث	حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ	۱۰
دورِ حاضر کے سیاسی اور اِقتصادی مسائل اور اِسلامی تعلیمات و اِشارات	حضرت اَقدس مولانا سیّد محمد میاں صاحبؒ	۱۳
اِسلام کیا ہے ؟	حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانیؒ	۲٦
پیارے بچوں کے لیے قرآن کے پیارے قصے	حضرت مولانا شیخ مصطفٰی صاحب وہبہ	۳۴
کارٹون بینی، ویڈیو گیم اور مسلمان بچے	جناب مولانا مفتی محمد شہزاد شیخ صاحب	۴۰
عالمی خبریں		٦۰

ماہنامہ اَنوار مدینہ لاہور میں اِشتہار دے کر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر
اور دینی اِدارہ کا تعاون ایک ساتھ کر سکتے ہیں !

نرخ نامہ

بیرون ٹائٹل مکمل صفحہ	2000		اَندرون رسالہ مکمل صفحہ	1000
اَندرون ٹائٹل مکمل صفحہ	1500		اَندرون رسالہ نصف صفحہ	500

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

سیّد محمود میاں

> اِس ماہ کے آخر میں اَحقر محمود میاں کو اَسفار درپیش رہے اِس لیے برادر محترم مولانا نعیم الدین صاحب مدظلہٗ کو بندہ کی درخواست پر اِداریہ تحریر کرنے کی زحمت اُٹھانی پڑی، اِدارہ اُن کا مشکور ہے۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ !

حال ہی میں ''تحفظِ حقوقِ نسواں'' کے نام سے پنجاب اسمبلی میں ایک بل منظور کیا گیا ہے جس میں خواتین (بہن، بیٹی، بیوی، وغیرہ) کی تعلیم وتربیت کے مرحلے میں تادیبی کارروائی کا عنصر مفقود کردیا گیا ہے، اِس بل کے قانونی مضمرات اور قانونی پیچیدگیوں کے باوجود عوام کے سامنے اِس کی جو تصویر پیش کی جارہی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں خواتین پر جو بے پناہ مظالم توڑے جاتے ہیں اِس بل کے ذریعے سے اُن کا سدِ باب کیا جاسکے گا اور بہت سی ستم رسیدہ خواتین کو سکھ چین نصیب ہوگا حالانکہ عوام کو بتایا جانے والا یہ موقف سراسر غلط ہے۔

ذرا سنجیدگی اور حقیقت پسندی سے دیکھیں کہ اِس بل کی بنیادی باتیں کیا ہیں اور یہ کس حد تک اپنے دعوؤں سے مطابقت رکھتی ہیں اور اِن سے مملکتِ خداداد اِسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین اور دستور کے بنیادی تقاضے (نفاذِ اِسلام) کی تکمیل کی طرف کتنی پیش رفت ہوتی ہے ؟

سب سے پہلے ہم دیکھتے ہیں کہ اِسلام نے خواتین کو کون کون سے بنیادی حقوق دیے ہیں جس معاشرہ میں حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اُس زمانے میں خواتین پر جو مظالم ڈھائے جاتے تھے آج ہم اُن کا تصور بھی نہیں کر سکتے وہ مظالم آپ ﷺ کے تشریف لانے سے ہی ختم ہوئے ، چند مظالم ذکر کیے جاتے ہیں ۔ اُس زمانے میں عورت کی حالت یہ تھی کہ

(۱) اِسے وراثت میں سے کچھ نہیں ملتا تھا، عربوں نے یہ اُصول بنالیا تھا کہ وراثت کا مستحق صرف وہ ہے جو گھوڑے پر سوار ہو اور دُشمنوں کا مقابلہ کر کے اُس کا مالِ غنیمت جمع کرے، آپ ﷺ نے اِس ظلم کو مٹا کر عورت کو وراثت میں حق دار قرار دیا۔

(۲) زمانۂ قبل اَز اِسلام میں مرد، عورتوں کی جان و مال کا اپنے آپ کو مالک سمجھتے تھے، عورت جس کے نکاح میں آگئی وہ اُس کی جان کو بھی اپنی مِلک سمجھتا تھا۔

(۳) بعض اَوقات بیوی کا کوئی قصور نہ ہونے کے باوجود مرد اُسے لٹکائے رکھتا تھا، نہ اُس کے حقوق اَدا کرتا نہ طلاق دیتا۔

(۴) بعض اَوقات یوں ہوتا تھا کہ اگر شوہر مر گیا ہے تو اُس کے ورثاء اُس کی بیوہ کو کسی دُوسری جگہ نکاح نہیں کرنے دیتے تھے۔

(۵) مرد مر جائے تو عورت کی عدت پورے ایک سال کی ہوتی تھی، یہ آپ ﷺ نے ختم کر کے صرف چار مہینے دس دن مقرر کی۔

(۶) گزشتہ زمانہ میں جنگوں میں عورتوں کو بے دریغ قتل کر دیا جاتا تھا، آپ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

(۷) موجودہ رائج طریقۂ نکاح کے علاوہ جاہلیت کے نکاح کے دیگر تین طریقے بھی رائج تھے ہر طریقہ نہایت شرمناک اور اِنسانیت سے گرا ہوا تھا آپ ﷺ نے ظالمانہ طریقوں کو ختم کر کے نکاح کا نہایت باعزت اور آبرومندانہ طریقہ باقی رہنے دیا۔

اِن مظالم پر غور فرمائیں پھر اِسلامی حقوق و فرائض کو دیکھیں اور سمجھیں کہ اِسلام نے خواتین کو کیا کیا حقوق دیے اور کس طرح خواتین کو معاشرے کے حقیر طبقہ سے نکال کر اَعلیٰ طبقہ میں شامل کیا ہے اور مردوں کے ذمہ جو حقوق لگائے ہیں وہ خواتین کو کس قدر تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

ذرا پس منظر میں چلیں اور تاریخ پر نظر ڈالیں !

یورپی یونین کے ہیڈ کوارٹر برسلز (بیلجیئم) میں ترقی یافتہ ممالک کے نمائندگان نے چند سال پہلے بیٹھ کر دستورات کا اپنے تئیں ایک معیار قائم کیا اور اپنی سیاسی اور اِقتصادی طاقت کے بل بوتے پر غریب اور ترقی پذیر ممالک کے لیے لازم کر دیا کہ وہ تہذیبی، تمدنی، ثقافتی اور دینی اَقدار کو ایک طرف رکھ کر اپنے اپنے دستورات میں برسلز فیصلے کے معیارات کے مطابق ترامیم کریں، اِس فیصلے کے ساتھ ساتھ مُہلتی دورانیہ بھی مختص کیا گیا کہ اِس کے اَندر اَندر اِس فیصلہ پر عمل درآمد کیا جائے بصورتِ دیگر اِس فیصلے کا اعلان کرنے والے ممالک دیگر ممالک پر تجارتی اور اِقتصادی پابندیاں لگانے کے مجاز ہوں گے۔

اِس فیصلے میں آئینِ پاکستان میں ناموسِ رسالت اور خواتین کے حوالے سے اِمتیازی دفعات کی نشاندہی کی گئی اور پاکستان میں ایسی لابیاں تشکیل دی گئیں کہ وہ اِن قوانین کی تبدیلی کے لیے رائے عامہ ہموار کریں چنانچہ ہمارے ہاں سماجی تقسیم کے عمل کا آغاز ہوا اور آئین پر ایسی بحثیں شروع ہوئیں جو ہماری تہذیبی، ثقافتی، تاریخی اور دینی اَقدار کے خلاف تھیں گزشتہ دس بارہ سال اِس پر شاہد ہیں، ٢٠٠٦ء میں قومی اسمبلی سے پیش کیا جانے والا بل بھی اِسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

اَب آیئے پاکستانی معاشرے پر نظر ڈالیں ہمارا پاکستانی معاشرہ خواتین کے حقوق کا تحفظ اِس طرح سے کرتا ہے کہ :

(١) جب تک بہن کی شادی نہیں ہوتی بھائی اپنی شادی نہیں کرتا۔

(٢) مطلقہ یا بیوہ بہنوں بیٹیوں کو اپنے گھر میں جگہ دیتے ہیں اُن کی کفالت کرتے ہیں۔

(٣) بہنوں، بیویوں اور بیٹیوں کی کفالت مرد کرتے ہیں۔

(٤) بوڑھی ماؤں کی خدمت کرنے کو اپنے لیے سعادت سمجھتے ہیں۔

اِس کے برعکس مغربی معاشرہ میں

(۱) بہنوں کی شادیوں کی بھائیوں پر کوئی ذمہ داری نہیں۔

(۲) مطلقہ یا بیوہ کا کوئی مقام نہیں۔

(۳) ہر خاتون اپنی کفالت کا ذمہ خود اَدا کرتی ہے۔

(۴) اولڈ ہومز (Old Homes) جگہ جگہ بنے ہوئے ہیں۔

یہ معاشرتی فرق کیا پیغام دے رہا ہے اور جب سے مغربی معاشرے کے اَثرات ِ بد ہمارے اِس معاشرے پر پڑنے لگے ہیں تب سے ہماری آنے والی نسلوں کو پھپھوندی لگنا شروع ہوگئی ہے جبکہ گزشتہ اَدوار میں ہمارے مشرقی معاشرے کی برکات کم نہ تھیں۔

اِس بل میں شامل کیے گئے چند اُمور ملاحظہ فرمائیں :

(۱) تشدد کرنے والے مردوں کو عدالتی حکم پر کوڑے لگائے جائیں گے۔

(۲) جی پی ایس ٹریکر سسٹم کے تحت تشدد کرنے والے مردوں کے ہاتھ میں ایک کڑا ڈالا جائے گا۔

(۳) جی پی ایس ٹریکر سسٹم والے کڑے کو بازو سے اُتارنے یا اِسے خراب کرنے والوں کو ایک سال قید یا پچاس ہزار سے دو لاکھ روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

(۴) متاثرہ خواتین کے لیے شیلٹر ہومز (Shelter Home) بنائے جائیں گے جہاں اُن کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

(۵) خواتین کی شکایات کے لیے ٹول فری نمبر قائم کیا جائے گا جس پر کال کر کے وہ اپنی شکایات درج کرواسکیں گی۔

(۶) پروٹیکشن آفیسر شکایت ملنے کے بعد جس سے شکایت ہے اُسے مطلع کرنے کا پابند ہوگا۔

(۷) غلط شکایت یا غلط اِطلاع کرنے پر تین ماہ سزا اور پچاس ہزار سے ایک لاکھ روپے تک جرمانہ کیا جاسکے گا۔

(٨) خواتین کی شکایات کی تحقیقات کے لیے ڈسٹرکٹ پروٹیکشن کمیٹی بنائی جائے گی جبکہ مصالحت کے لیے سینٹرز بھی قائم کیے جائیں گے۔

(٩) گھریلو تشدد کے مرتکب شخص کو اَسلحہ خریدنے اور اَسلحہ لائسنس سے دستبردار ہونا پڑے گا۔

(١٠) پروٹیکشن، ریزیڈینس اور مونیٹری آرڈر کی ایک سے زائد مرتبہ حکم عدولی پر دو سال قید یا پانچ لاکھ روپے جرمانہ اَدا کرنا ہوگا۔

(١١) ڈسٹرکٹ پروٹیکشن اَفسر کو متاثرہ خواتین کی شکایت پر گھر میں داخل ہونے کی اِجازت ہوگی

(١٢) مرد نان ونفقہ سے اِنکار کرے تو عدالت اُس کی تنخواہ میں سے کٹوتی کر سکے گی۔

(١٣) جس خاتون پر تشدد کی درخواست موصول ہو اُس کی تفصیلات ویب سائٹ پر جاری کی جائیں گی۔

اِس بناء پر پیش کردہ بل کو ''تحفظِ نسواں بل'' کہنے کے بجائے ''تحفظِ عصیاں بل'' کہا جائے تو بجا ہے۔ اِس بل میں اِس طرح کی اور بھی کئی چیزیں شامل ہیں جو اِسلامی اَحکام سے اِنتہائی متصادم ہیں۔

اَولاً تو یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ آئینِ پاکستان میں خلافِ اِسلام قوانین بنانے کی گنجائش نہیں ہے اِس لیے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ قانون آئینِ پاکستان کے خلاف ہے۔

ثانیاً یہ کہ اِن اُمور پر عمل درآمد سے ہمارا خاندانی نظام بری طرح متاثر ہوگا۔

ثالثاً یہ اُمور مرد وزن کے مابین مناقشت اور نفرت پیدا کرنے والے ہیں حالانکہ اِسلام نے مرد وزن کے باہمی تعلق کو محبت ومودّت کا مظہر قرار دیا ہے۔

اِن اُمور کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ قانون اور اِس جیسے دیگر قوانین کی پشت پناہی لبرل طبقہ کر رہا ہے جو یورپین ممالک کا مقلدِ محض ہے اور یہ طبقہ ایسا معاشرہ اور نظام مُلک عزیز میں لانا چاہتا ہے جو مغرب کے قدم بقدم ہو۔

حکومتِ پاکستان کو ہمارا مشورہ ہے کہ اگر وہ واقعی پاکستان میں خواتین کے حقوق کے تحفظ کے حوالے سے عملی پیش رفت کرنا چاہتی ہے تو اِسے مندرجہ ذیل قانونی اِقدامات کرنے چاہئیں :

(۱) خواتین کو عملاً وراثت سے عام طور پر محروم رکھا جاتا ہے اِس کے سدِ باب کے لیے مستقل قانون بنایا جائے۔

(۲) بعض علاقوں میں خواتین کو اُن کی مرضی کے خلاف نکاح پر مجبور کیا جاتا ہے اِس کی روک تھام کے لیے قانون سازی کی جائے اور اِسے قابلِ تعزیر جرم قرار دیا جائے۔

(۳) بیک وقت تین طلاقیں دینے کو قابلِ تعزیر جرم قرار دیا جائے اور ایسی دستاویز لکھنے والے نوٹری پبلک اور وثیقہ نویس کو بھی شریکِ جرم قرار دیا جائے۔

(۴) قرآنِ کریم کے ساتھ لڑکیوں کے نکاح کی مذموم رسم کا سدِ باب کیا جائے۔

(۵) جبری وٹہ سٹہ یعنی نکاحِ شغار کو قانوناً جرم قرار دیا جائے۔

(۶) عورتوں کی خرید و فروخت اور اُنہیں میراث بنانے کے غیر شرعی رواج اور رُسوم کا قانونی سدِ باب کیا جائے۔

آخر میں اِس اَمر کی طرف توجہ کر لینی بھی ضروری ہے کہ ہمارے ملک اور ہمارے معاشرہ میں جہاں خواتین فاقوں سے خودکُشی کرتی ہیں، حالات کے تحت ٹی بی کا شکار ہوتی ہیں، صحت تعلیم خوراک اور چھت کی بنیادی سہولیات سے محروم ہیں، ہسپتال کے دروازوں پر دم توڑتی نظر آتی ہیں، اِن کے لیے تو کوئی بینر لے کر باہر نہیں آتا لیکن جب عورت کے تحفظ کے لیے مغربی ممالک کی اِمداد اپنے منظورِ نظر کارکنان تک پہنچتی ہے تو وہ خواتین کی ہمدردی کا نعرہ لے کر آگے آگے آجاتے ہیں۔ اِس کی کیا وجہ ہے ؟

ع کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

مولای صل وسلم دائما ابدا — درس حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اَقدس پیرومرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مختلف جرائد ورسائل میں شائع ہونے والے مضامین یا دروسِ حدیث کی اَز سرِنو اِشاعت کا سلسلہ ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ اِنتظام ماہنامہ '' اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اَقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری ومقبول فرمائے۔ (آمین)

قناعت اِختیار کرنے سے حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے

قناعت کا مطلب اور فائدہ ؟ حسنِ طلب ؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن العاص ایک صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کَفَافًا وَّقَنَّعَہُ اللّٰہُ بِمَا اٰتَاہُ [1] یعنی اُس آدمی نے فلاح پالی جس نے دل سے اِسلام کو قبول کرلیا اور اُس کو خداوندِ کریم نے اِتنی روزی نصیب فرمادی جس سے وہ اپنی ضرورتیں پوری کر سکے کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہ ہو وَقَنَّعَہُ اللّٰہُ بِمَا اٰتَاہُ اور اللہ نے جو کچھ اُسے عطا فرمایا ہے اُس پر قانع بھی بنایا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ روزی اور اِیمان نصیب فرمانے کے ساتھ ساتھ قناعت بھی نصیب فرمادی ہو جو ایک اچھی صفت ہے۔

قناعت کا مطلب یہ نہیں کہ آدمی پست ہمت ہو جائے اور کام کرنا چھوڑ دے بلکہ قناعت کا مطلب یہ ہے کہ دُوسروں کے مال وجاہ پر للچائی نظر نہ ڈالے، اُسے یہ حرص نہ ہو کہ فلاں کے پاس جتنی

[1] مشکوۃ شریف کتاب الرقاق رقم الحدیث ۵۱۶۵

چیز ہے میرے پاس بھی اُتنی ہی ہونی چاہیے اگر اِس جھگڑے میں پڑ گیا تو زندگی بھر یہ سلسلہ ختم نہ ہوگا ہمیشہ چلتا رہے گا اور (وہ حریص آدمی) ہر وقت پریشان رہے گا تو قناعت کا مطلب یہ ہوا کہ جو چیز اِنسان کو حاصل ہو اُس پر وہ خدا کا شکر اَدا کرتا رہے کہ اے اللہ تو نے مجھے بہت کچھ عنایت فرمایا ہے اور اگر اپنے حاصل شدہ مال پر شکر نہیں اَدا کرتا بلکہ زیادہ کو جی چاہتا ہے تو یہ حرص ہے مرض ہے بے صبری ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔

حدیث شریف میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو چیز طلب کرو وہ گر گر نہ کرو، صرف اَسباب کے درجہ تک کوشش کرو مطلب یہ ہے کہ بے صبر نہ ہو کسی کے سامنے دستِ سوال پھیلا کر ذلیل نہ بنو نا جائز طریقے اِستعمال نہ کرو بے صبر ہو کر ہر طرف ہاتھ پاؤں نہ مارو۔

طلب میں خوبصورتی :

ایک مقام پر اِرشاد فرمایا کہ اَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ وَتَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ [1] (اَوکما قال علیہ السلام) یعنی خوبصورتی سے طلب کرو اور خداوندِ کریم پر بھروسہ کرو۔ خوبصورتی کا مطلب بھی یہی ہے کہ وقار قائم رہے وہ طریقہ نہ اِختیار کرو جس سے ذلت ہو مثلاً کسی اَفسر کی سفارش کرنے سے کام چلتا ہے تو اُس سے کبھی کبھی ملنا اور بات ہے مگر ہر روز ملنا ہر روز جا کر خوشامد کرنی اور ذلیل ہونا پسند نہیں۔ بس اَسباب اِختیار کرو اور اَسباب کے لیے یہ ضروری ہے کہ اُس سے ایک آدھ دفعہ مِل لیا جائے اَسباب کے درجے میں اِتنا کافی ہے، یہ پسند نہیں کہ اِتنا ملے کہ اُس کی نظر میں برا ہو جائے اور وقار نہ رہے۔ اِنسان چونکہ کمزور ہے لالچی ہے اُس میں قوتِ برداشت بھی نہیں ہے، لالچ کا غلبہ ہو جاتا ہے حسد کا جذبہ ہو تو وہ چھا جاتا ہے، اُس میں قوتِ مدافعت بھی کم ہے اور اُس رو میں ضرور بہہ جاتا ہے اِس لیے اِنسان کو آقائے نامدار ﷺ نے سمجھایا ہے کہ اِن چیزوں کا لحاظ رکھو یہ وہ چیزیں ہیں جو اِنسان میں فطری کمزوریوں کی وجہ سے پائی جاتی ہیں اگر اِنسان اپنے آپ کو کنٹرول نہ کرے تو یہ چیزیں بڑھتی چلی جاتی ہیں، اگر کنٹرول کرے تو رفتہ رفتہ کم بلکہ ختم ہو جاتی ہیں۔

---

[1] اَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ فَاِنَّ كُلًّا مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ (سنن ابن ماجه كتاب التجارة رقم الحديث ۲۱۴۲)

''قناعت'' کا فائدہ :

غرض ''قناعت'' ایک نہایت عمدہ وصف ہے اِنسان اِس کی بناء پر خدا پر نظر رکھتا ہے مخلوق سے نظر ہٹا لیتا ہے، حسد کینہ لالچ سے نجات مِل جاتی ہے خدا کا شاکر بندہ بن جاتا ہے اور اِس طرح وہ خدا کی نظر میں محبوب ہوجاتا ہے۔ اِس سارے عمل اور اپنے نفس کو عادی بنانے کی سعی میں اُسے نفل عبادت کے برابر ثواب ملتا رہے گا۔

ایک اِشکال اور جواب :

اگر یہ خیال ہو کہ عادت کی تبدیلی تو ہوا نہیں کرتی ،اگر کسی میں لالچ کی عادت ہو تو وہ کیسے بدلے گی ؟ تو اِس کا جواب یہ ہے کہ عادت تو لالچ کی باقی رہے گی مگر اِس کا محل بدل جائے گا مثلاً پہلے دُنیوی مال کا لالچ تھا تو اِصلاح کے بعد اَجرِ آخرت کا لالچ ہوجائے گا اور مثلاً کسی میں غصہ کی عادت زیادہ تھی تو اِصلاح کے بعد یہ غصہ اپنے نفس کے لیے نہ رہے گا بلکہ خدا کے لیے ہوا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قناعت نصیب کرے اور حرص و لالچ سے پناہ میں رکھے، آمین۔

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۵ر دسمبر ۱۹۶۷ء)

۞ ۞ ۞

فرض نماز کے بعد پڑھا جانے والا وظیفہ

حضرت اَبوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جوشخص ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہے جنکی مجموعی تعداد ننانوے ہوتی ہے پھر سو کے عدد کو پورا کرنے کے لیے ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ کہتا ہے تو اُس کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (مسلم شریف ج ۱ ص ۲۱۹)

علمی مضامین سلسلہ نمبر۱۰ (قسط:۳)

''خانقاہِ حامدیہ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے محدث، فقیہ، مؤرخ، مجاہد فی سبیل اللہ، مؤلف کتب کثیرہ شیخ الحدیث حضرت اَقدس مولانا سیّد محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم مضامین جو تاحال طبع نہیں ہو سکے اُنہیں سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جبکہ اُن کی نوع بنوع خصوصیات اِس بات کی متقاضی ہیں کہ اِفادۂ عام کی خاطر اُن کو شائع کر دیا جائے۔ اِسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد واَخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تاکہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔ (اِدارہ)

دورِ حاضر کے سیاسی اور اِقتصادی مسائل

اور

اِسلامی تعلیمات و اِشارات

﴿ حضرت اَقدس مولانا سیّد محمد میاں صاحبؒ ﴾

قانون یا تقسیمِ فرائض اور تعلیم و تربیت :

ملک میں غذائی بحران ہے غلہ کی کمی ہے قیمتیں دن بدن بڑھ رہی ہیں چند خاندانوں کے علاوہ پورا ملک فاقہ میں مبتلا ہے بھوک سے نڈھال ہے ساتھ ہی ملک کی سرحدوں پر دُشمن منڈلا رہا ہے حکومت کو روپیہ کی ضرورت ہے وہ ایک ٹیکس لگاتی ہے یہ ٹیکس خواہ اپنی ہی ضرورت ہے کیونکہ معاملہ اپنا اپنی قوم اور اپنے ملک کا ہے مگر لوگ اِس ٹیکس کو ظلم اور جابرانہ تاوان سمجھتے ہیں جس طرح ممکن ہوتا ہے وہ اِس ٹیکس سے بچنا چاہتے ہیں اور اِسی کو اپنا کمال سمجھتے ہیں کہ کسی بہانہ سے اپنی رقم بچالیں اور ٹیکس وصول

کرنے والوں کی آنکھ میں دھول جھونک دیں، موقع ملتا ہے تو نوجوانوں کو کسی طرح مشتعل کر کے اُن سے تخریبی کارروائیاں کرالیتے ہیں جن سے ملک تباہ ہوتا ہے رات دن کے ہنگامے فاقہ مست قوم کو اِطمینان اور اَمن سے بھی محروم کر دیتے ہیں فائدہ صرف یہ ہوتا ہے کہ ٹیکس اَدا کرنے والے دولتمند طبقہ کے جذبۂ اِنتقام کو کچھ سکون مل جاتا ہے۔

ٹیکس وصول کرنے کے لیے حکومت کو عملہ رکھنا پڑتا ہے ایمرجنسی قانون بنانا پڑتا ہے اُس کو نافذ کرنے لیے پولیس، زائد پولیس اور کبھی فوج کی ضرورت ہوتی ہے بعض اَوقات فوجی اور دیوانی مقدمات کے بے پناہ مصارف بھی برداشت کرنے پڑتے ہیں یعنی وصول کردہ ٹیکس کا بڑا حصہ وصول کرنے میں خرچ ہو جاتا ہے، اگر غذائی بحران یا کسی دُشمن کا خطرہ نہ ہو اور پُرسکون حالات میں حکومت کوئی قانون اِس لیے منظور کرے کہ عوام کی غربت دُور ہو اور اُس کی پست سطح بلند ہو اور اِس مقصد کے لیے وہ کوئی ٹیکس لگائے یا ٹیکسوں میں اِضافہ کرے تو ٹیکس اَدا کرنے والے اِس کو ظلمِ عظیم سمجھیں گے اور ممکن ہو گا تو بغاوت کر بیٹھیں گے اور اِتنی بغاوت تو وہ اپنا قانونی حق سمجھیں گے کہ اِنتخاب کے موقع پر اِس جماعت کو ووٹ نہ دیں جو اِقتصادی مساوات (اور موجودہ اِصطلاحات کی زبان میں سوشلزم) کی بنیاد ڈال رہی ہے۔

ایک سمجھدار تعلیم یافتہ اِنسانی ہمدردی کا دعوی کرنے والا طبقہ اِن ٹیکسوں کو ظلم اور جبری تاوان کیوں سمجھتا ہے اور ملک کے اَمن کو تباہ کرنے پر کیوں آمادہ ہو جاتا ہے ؟ اِس کا سبب صرف یہ ہے کہ ہم قانون کے ذریعہ اِنقلاب برپا کرنا چاہتے ہیں جس اِنقلاب کا مدار صرف قانون پر ہو گا وہ لامحالہ جبر وقہر ہو گا وہ حکم اور تعمیل حکم کا ایک سلسلہ ہو گا جس کے ہر قدم پر اَشک آور گیس، گن، مشین گن اور ہتھکڑیوں اور بیڑیوں کی ضرورت ہو گی، کوئی قوم اِس طرح کے اِنقلاب پر فخر نہیں کر سکتی، قابلِ قدر وہ اِنقلاب ہے جو خود قوم کے اَندر پیدا ہو یعنی جذبات بدلیں تصورات میں تبدیلی ہو اِنسانی ہمدردی کا نعرہ صرف فیشن نہ رہے بلکہ زندہ اور بیدار دلوں کا جذبہ بن جائے، اِس حقیقی اور اِصلاحی اِنقلاب کے لیے سب سے پہلے تعلیم اور ذہنی تربیت کی ضرورت ہے یعنی پہلے فرائض متعین کیے جائیں پھر اُن فرائض کی

اہمیت اِس طرح ذہن نشین کرائی جائے کہ جذبات ہم آہنگِ فرائض ہو جائیں یعنی فریضہ محض ڈیوٹی اور جبرًا قہرًا تعمیلِ حکم نہ رہے بلکہ قلبِ مضطرب کا مطالبہ بن جائے۔

قرآنِ حکیم کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جذبات میں اِنقلاب برپا کرتا ہے، وہ حکومت کو خطاب نہیں کرتا بلکہ عوام کو مخاطَب بناتا ہے، پہلے اُن کے فرائض معین کرتا ہے پھر اُن فرائض کا اِحساس دلاتا ہے اور قانون سازی کے بجائے ذہن کی ساخت درست کرتا ہے کہ فرائض بارِ خاطر نہ رہیں بلکہ تقاضائے خاطر اور دلی جذبہ بن جائیں قرآنی تعلیمات کی پرداخت [1] یہ ہے کہ یہ قانون نہیں بلکہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ تمام اِنسان مساوی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے :

''اے انسانو ! ہم نے تم کو پیدا کیا ایک مرد اور عورت سے اور تمہارے قبیلے اور خاندان اِس لیے کر دیے ہیں کہ آپس میں ایک دُوسرے کو پہچان سکو، (خاندان اور نسل عزت کی بنیاد نہیں ہے) اللہ تعالیٰ کے یہاں اُس کی عزت سب سے زیادہ ہے جو اَعلیٰ اَخلاق و کردار اور خدا ترسی (تقویٰ) میں سب سے زیادہ ہو۔ [2]

نیز اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے :

''کسی قوم کے لیے درست نہیں کہ وہ کسی دُوسری قوم کا مذاق بنائے اُس کو حقیر سمجھے بہت ممکن ہے جس کو حقیر سمجھ رہے ہو وہ تم سے بہتر ہو۔'' (سورۂ حجرات : ۱۱)

آنحضرت ﷺ کی تعلیم ہے کہ :

(۱) تمام اِنسان کنگھی کے دندانوں کی طرح ہیں اَلنَّاسُ کَاَسْنَانِ الْمُشْطِ. [3]

(۲) غریبوں کا پیٹ بھرنا اُن کی فاقہ مستی دُور کرنا قانون نہیں بلکہ خود تمہارا شخصی اور ذاتی فرض ہے، قیامت کے دن جب ایک گروہ کو دوزخ کی طرف دھکیلا جائے گا اور اُن سے دریافت کیا جائے گا کہ تم کو دوزخ میں کس بات نے داخل کیا تو وہ کہیں گے کہ ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے اور نہ غریب کو کھانا کھلایا کرتے تھے۔ (سورۂ مدثر : ۴۲،۴۳،۴۴)

---

[1] نکھار و سنوار [2] سورۂ حجرات : ۱۳ [3] شفاء قاضی عیاض

سونے چاندی کی سلاخیں جو تم نے تجوریوں میں بند کر کے رکھ رکھی ہیں اگر اُن کو راہِ خدا میں خرچ نہیں کرتے تو یہ سلاخیں دوزخ میں تاپی جائیں گی پھر اُن سے اِن جوڑنے والوں کی پیشانیاں اور کروٹیں اور کمریں داغی جائیں گی کہ یہ ہے وہ جس کو تم اپنے لیے ''کنز'' بنا کر رکھا کرتے تھے اب چکھو اپنے ''کنز'' کو جس کو تم جوڑا کرتے تھے۔ (سورۂ توبہ : ٣٤، ٣٥)

تم خود مستحقِ لعنت ہو اور خدا کی رحمت سے دُور ہو اگر بھاؤ بڑھانے کے لیے کسی جنس کو روک رکھو اور بازار میں نہ لاؤ۔ (اَنَّ الْمُحْتَكِرَ مَلْعُوْنٌ) (مُصنف عبدالرزاق رقم الحدیث ١٤٨٩٣)

(٣) صحیح تعلیم و تربیت کے بغیر تمہاری اَولاد دوزخ کا کُندہ [1] ہوگی لہٰذا خود تمہارا فرض ہے کہ اپنی اَولاد کو دوزخ سے بچاؤ اُس کو زیورِ علم سے آراستہ کرو اُس کی تربیت کرو اور سدھاؤ، عمل کا خوگر بناؤ، اِس فرض کو خود اَنجام دو تم خود اَنجام نہیں دے سکتے تو دُوسروں سے اِس فرض کو اَنجام دلواؤ، اِس کا نظام قائم کرو ﴿قُوْآ اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ [2] اور حدیث " اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ " وغیرہ۔

(٤) جس طرح نماز روزہ فرض ہے ایسا ہی جہاد بھی فرض ہے جو مال سے بھی ہوتا ہے اور جان سے بھی، جو اِسلام و اِیمان کا دعوی کرتا ہے اُس کی بیداری یہ ہے کہ مسلسل جہاد کرتا رہے، صاحبِ مال جہاد بالمال بھی کرے گا یہ اُس کا اپنا فرض ہے کہ اِتنا خرچ وہ خود کرے کہ دفاع کی ضرورتیں پوری ہوں اور ملک کو دفاعی اِستحکام حاصل ہو ﴿جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ﴾ [3] ﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ﴾ [4] یہ قوم کی بے حسی ہوگی کہ قانون کے ذریعہ اُس کو جہاد بالمال یا جہاد بالنفس پر آمادہ کیا جائے۔

(٥) اِسلام سیاسی اور مالی فرائض و واجبات کے سلسلہ میں اَخلاقی نقطۂ نظر سامنے رکھتا ہے۔ حقیقی جہاد یہ ہے کہ اِنسان اَعلیٰ نصب العین کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کرے اِسی قربانی کی آخری منزل یہ ہے کہ اپنی جان بھی قربان کردے۔

---

[1] لکڑی و اِیندھن [2] سورۂ تحریم : ٦ [3] سورۂ توبہ : ٢٠ [4] سُورۂ اَنفال : ٦٠

مالی فرائض کی بنیاد یہ ہے کہ بخل، خودغرضی، حرص و طمع جیسی بری خصلتوں سے نفسِ مومن پاک ہو، یہ نفس کی خباثت ہے کہ دولت و ثروت کی محبت قومی اور ملی ضرورتوں سے آنکھ بند کردے، یہی وجہ ہے کہ مالی فرائض کو اِسلام نے ''زکوۃ'' کا عنوان دیا ہے زکوۃ کے معنٰی ہیں ''پاکی'' آنحضرت علیہ السلام کے لیے حضرت حق جل مجدہٗ کا اِرشاد ہے :

''(اے پیغمبر علیہ السلام) اِن لوگوں کے مال سے صدقہ (زکوۃ) وصول کرو کہ (بخل اور طمع کی برائیوں سے) پاک کرو اور اِن کا تزکیہ کرو (اِن کو سدھاؤ اور اِن کی تربیت کرو کہ وہ ہمدردیٔ خلقِ خدا، سیر چشمی، سخاوت اور اِمدادِ باہمی وغیرہ کے عادی ہوجائیں اور یہ باتیں اُن کی طبیعتِ ثانیہ بن جائیں) اور اِن کے لیے دُعائے خیر کرو، بلاشبہ آپ کی دُعا اِن کے لیے آسودگی ہے جس سے اِن کے دلوں کو سکون ملتا ہے (راحت پہنچتی ہے)۔'' (سورۂ توبہ : ۱۰۳)

مختصر یہ کہ تمام فرائض جو حکومت کے فرائض سمجھے جاتے ہیں اُن کو اہلِ اِیمان کی شخصی اور ذاتی فرائض قرار دیا ہے۔ اِسلامی تعلیم کے بموجب اگر اِن فرائض کا اِحساس ہوگا تو اُس کا مبارک نتیجہ یہ ہوگا کہ حکومت کوئی چیرہ دست طاقت نہ ہوگی جو قانون کے ذریعہ اپنی چیرہ دستی کا مظاہرہ کرے بلکہ حکومت ذریعہ تعاون ہوگی، نظامِ حکومت اِمدادِ باہمی کا ایک رابطہ ہوگا جس میں ہر فریق دُوسرے کا مددگار، دُعا گو اور اِحسان مند ہوگا، قوم اپنے سربراہ اور اُس کے عُمّال کی اِحسان منداور شکر گزار اِس لیے ہوگی کہ اِن کے ذریعہ سے اُس کے ذاتی فرائض صحیح طور پر بحسن وخوبی اَنجام پا رہے ہیں۔ سربراہ اور اُس کے کارپرداز[1] قوم کے شکر گزار اِس لیے ہوں گے کہ قوم کے تعاون نے اُن کی ذمہ داری کی مشکلات کو آسان کردیا ہے۔ آیاتِ مذکورہ بالا کا ایک اِشارہ اِس طرف بھی ہے کہ تزکیہ اور اِطمینان وسکون کی یہ رُوح جو آنحضرت علیہ السلام کے دورِ مبارک ومسعود میں کارفرما ہے قومی کارکنوں، ذمہ داروں اور قوم کے اَفراد میں اِسی طرح کارفرما رہے۔

[1] کارکن

آنحضرت ﷺ کا طرزِ عمل اور آپ کا کردار ایک نمونہ اور مقدس سانچہ ہے، پوری اُمت اور پوری اُمت کے ہر ایک طبقہ اور ہر ایک فرد کو اِسی سانچے میں ڈھلنا چاہیے۔آنحضرت ﷺ کا مندرجہ ذیل اِرشادِ گرامی اِسی طرف اِشارہ کر رہا ہے :

خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَ تُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ ، وَ شِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَھُمْ وَ یُبْغِضُوْنَکُمْ وَ تَلْعَنُوْنَھُمْ وَ یَلْعَنُوْنَکُمْ.

(مشکوۃ شریف کتاب الامارۃ والقضاء رقم الحدیث : ۳۶۷۰)

''تمہارے بہترین سربراہ وہ ہیں کہ تم اُن سے محبت کرو وہ تم سے محبت کریں، تم اُن کو دُعائیں دو وہ تم کو دُعائیں دیں۔اور بدترین سربراہ وہ ہیں کہ تم اُن سے بغض رکھو وہ تم سے بغض رکھیں، تم اُن پر لعنت بھیجو وہ تم پر لعنت بھیجیں۔''

مختصر یہ کہ قرآنِ حکیم کا اسلوب یہ ہدایت کرتا ہے کہ کسی منصوبہ کے شروع کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ذہنوں کو اِس درجہ ہموار کر لیا جائے کہ لوگ اُس فرض کو خود اپنا فرض سمجھیں، اِس بات کا پورا پورا اِحساس بلکہ جذبہ یہ ہو کہ یہ کام خود ہمارا کام اور ہمارا فرض ہے جس کو خود ہمیں بلا کسی اِمداد کے کرنا چاہیے۔جب عوام کا یہ اِحساس اور یہ جذبہ ہو جائے گا تو وہ حکومت کے تعاون کی قدر کریں گے اور حکومت بھی اُس کام کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ بہت معمولی خرچ سے بہت تھوڑی مدت میں اَنجام دے سکے گی۔

خرچ کس لیے ؟

ہم اپنے آپ کو بہت اُونچا سمجھتے ہیں اگر ہم اپنی کسی غرض کے لیے نہیں بلکہ صرف اِنسانی ہمدردی کے لیے کام کریں لیکن نوعِ اِنسانی بہت سے خانوں میں بٹی ہوئی ہے، کہیں ذات برادری کے خانے ہیں کہیں رنگ و نسل کی دیواریں کھڑی ہوئی ہیں، ہمارا قدم اِن دیواروں کو پھاند کر آگے بڑھتا ہے تو کہیں پہاڑوں کے جغرافیائی حصار اِس کو روک دیتے ہیں، کہیں سمندروں کے طوفان اور کہیں دریاؤں کی موجیں رُکاوٹ بن جاتی ہیں، ہم اِن کو قدرتی حدود سمجھتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمدردی

نوعِ اِنسان کے اُچھلنے کودنے والے جذباتِ وطنیت اور قومیت کی زنجیروں میں جکڑ بند ہو جاتے ہیں اور اِس طرح خدا پرستی کے نام پر نہ سہی قوم پرستی کے نام پر ہر قوم کا شِوالا لے الگ بن جاتا ہے اور جس مقابلہ اور جنگ و جدال کے لیے مذہب بدنام ہے وہ قومیت اور نیشنل اِزم کے نام پر شروع ہو جاتا ہے اور وہ خون خرابہ ہوتا ہے جس سے ماضی اور خصوصًا ترقی کے دعویدار ''حال'' کی تاریخ کا ہر ایک ورق رنگین بلکہ ملوث اور متعفن ہے (معاذ اللہ)۔

اِسلام قومیت کے نام پر کسی برتری کو گوارا نہیں کرتا، اِنتہاء یہ کہ وہ ایسے لوگوں کو آخرت کی فلاح اور کامیابی سے محروم قرار دیتا ہے جن کی جدو جہد کا نصب العین اپنی قوم کو برتر بنانے تک محدود رہے، قرآن کا اعلان ہے۔

﴿ تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ط وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴾ (سُورۃ القصص : ۸۳)

''(یہ پچھلا گھر، عالمِ آخرت) ہم اُن کے لیے خاص کرتے ہیں جو دُنیا میں بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا۔''

قرآنِ حکیم کی ہدایت ہے :

''کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ بنائے بہت ممکن ہے جس کا مذاق بنا رہے ہو وہ تم سے بہتر ہو۔'' (سورۂ حجرات : ۱۱)

نیز اِرشاد ہے :

''یہ ہرگز نہ ہونا چاہیے کہ کسی قوم کا بغض تمہیں اِس بات پر آمادہ کر دے کہ تم عدل واِنصاف کے راستہ سے ہٹ جاؤ۔ (ہر حال میں عدل کرو) اِنصاف سے کام لو۔'' ؎۲

پس اِسلام اِس کی بھی اِجازت نہیں دیتا کہ آپ کی جدو جہد آپ کا خرچ لِوَجْہِ الْقَوْم ہو۔ آفاقیت کے دائرہ کو سب سے زیادہ وسیع مانا جاتا ہے مگر اِسلام اِس وسیع دائرہ میں بھی وسعت پیدا کرتا ہے

لے مندر، عبادت گاہ ؎۲ سورۂ مائدہ : ۸

اور ہمدردی کو صرف نوعِ اِنسانی تک محدود نہیں رکھتا اِس کے نزدیک ہر ایک جاندار ہمدردی کا اُتنا ہی مستحق ہے جتنا کوئی ہمرنگ و ہم نسل اِنسان مستحق ہے جبکہ اِس کی ہمدردی اور خدمت کا دائرہ اِتنا وسیع ہے تو وہ اِس کی اِجازت نہیں دے سکتا کہ خرچ کرنے کا نصب العین ہمدردی نوعِ اِنسانی سے آگے نہ بڑھے، ''فی سبیل اللہ'' کو سب سے وسیع دائرہ اور سب سے اُونچی سطح قرار دیتا ہے، نہ صرف اِنفاق اور جود وعطا بلکہ ہر ایک فعل خود غرضی سے پاک ہونا چاہیے، اگر اپنا کوئی مفاد سامنے ہے تو ایک طرح کی خود پرستی ہے۔ خود پرستی، قوم پرستی یا وطن پرستی سے بالاتر ''خدا پرستی'' ہے لہٰذا ہر ایک جدو جہد اور ہر ایک سعیِ عمل کا نصب العین خدا پرستی ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ خالقِ کائنات ہے اور اَرحم الرحمین ہے، وہ کسی خاص گروہ یا طبقہ کا نہیں بلکہ پوری کائنات کا پروردگار ہے، وہ رب العالمین ہے، اُس کی خوشنودی حاصل کرنے کے یہ معنٰی ہیں کہ آپ کا عمل اُس کی تمام مخلوق کے لیے ہو، اُس کی اِفادیت کسی خاص طبقہ تک محدود نہ رہے بلکہ رب العالمین کے ہر ایک پیدا کردہ اور ہر ایک پروردہ کے لیے عام ہو۔

اِسلام اِسی وسعتِ نظری کی تعلیم دیتا ہے اور اِس کو ضروری گردانتا ہے، اِس کے علاوہ تقاضائے توحید بھی یہی ہے کہ علم بردارِ توحید کا ہر ایک عمل اور فعل اُس ذاتِ واحد کے لیے ہو جس کا یہ ہے اور جس کا ہو گیا۔

﴿ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ (اَلانعام : ۱۶۳)

''میری نماز، میری قربانیاں، میرا جینا و میرا مرنا سب اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔''

خدا پرست حکومت کو جو ٹیکس اَدا کریں اُس کا نصب العین بھی لوجہ اللہ ہونا چاہیے چنانچہ اِن ٹیکسوں کو قرآنِ حکیم نے صدقہ سے تعبیر فرمایا ہے۔ (سورۂ توبہ آیت ۶۰، ۱۰۳ وغیرہ)

شخصی حکومت ، ملوکیت اور جمہوریت :

شخصی حکومت اور ملوکیت میں فرق کرنا ہوگا اور یہ بات بھی قابلِ تسلیم نہیں ہے کہ جمہوریت ہر حال میں شخصی حکومت سے بہتر ہے۔

نظامِ حکومت کی کامیابی یہ ہے کہ ملک خوشحال، ترقی پذیر اور سماج و معاسرہ پُر اَمن و مطمئن ہو اگر جمہوریت اِس مقصد کو پورا نہیں کرتی تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ صرف الفاظ کی مالا جپی جائے اور خلقِ خدا کو مصیبت میں ڈالا جائے۔

اگر ایک حکمران مسلمہ دستور اور مجلس شوریٰ کے فیصلوں کا اِتنا پابند ہے جیسا کسی جمہوریت کا وزیر اعظم پارلمینٹ کے فیصلوں کا پابند ہوتا ہے تو اُس کی بادشاہت اِسی حد تک قابلِ مذمت رہ جاتی ہے کہ اُس نے ملک کو وراثت قرار دے رکھا ہے اُس کی ملوکیت کو فرعونیت کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ اِسلام اِس درجہ کی ملوکیت کو بھی پسند نہیں کرتا آنحضرت ﷺ نے اِس کو بھی ''ملکِ عضوض'' (کاٹ کھانے والی حکومت) فرمایا ہے لیکن اگر قوم حسنِ اِنتخاب کی صلاحیت سے محروم ہے تو اِسلام ایسے بادشاہ کے خلاف بغاوت کا حکم بھی نہیں دیتا۔

اِس تاریخی حقیقت کا اِنکار بھی نہیں کیا جا سکتا کہ اِسلام جس طرح ملوکیت کی ہر ایک قسم سے بیزار ہے، مسلمانوں کے عمل نے بادشاہت سے بیزاری کا ثبوت نہیں دیا مگر اِس کا سبب اَرباب حل وعقد اور رہنمایانِ ملت کی بزدلی، بے حسی یا موقع پرستی نہیں بلکہ اِس کا بڑا سبب یہ ہے کہ اِبتداء کے چند خلفاء کے بعد ایسا دور کبھی نہیں آیا کہ قرآنی اُصول یعنی بہتر اَخلاق و کردار (تقویٰ) کے معیار پر اِنتخاب کیا جاتا۔ دُوسری طرف مسلمان بادشاہوں کی غالب اکثریت وہ رہی ہے جو مطلق العنانی کے باجود قانون کی پابند رہی، فوجی اُمور میں بیشک وہ آزاد رہا کرتے تھے مگر عدالت میں بادشاہ اور عام باشندۂ ملک کی حیثیت یکساں ہوتی تھی۔

جماعت اور پارٹی کے مینوفسٹو ۱؎ کی بنیاد پر اِنتخاب بیشک یورپ کی اِیجاد ہے مگر ایک دو ملک کو چھوڑ کر پوری دُنیا کے تمام ممالک کا تجربہ یہ ہے کہ مینوفسٹو کا خوابِ شیریں (سندر سپنا) شاذ و نادر ہی شرمندۂ تعبیر ہوتا ہے، اِنتہا یہ ہے کہ ''الیکشنی وعدہ'' اور ''دھوکہ دہی'' کو ہم معنٰی سمجھا جاتا ہے، یہ بات فراموش نہ ہونی چاہیے کہ ایک پارلیمنٹ یا کیبنٹ فرعون نے بھی بنا رکھی تھی قرآنِ حکیم نے اِس کو لفظ

۱؎ Menifesto (منشور)

﴿مَلَا﴾ ۱؎ سے تعبیر کیا ہے۔ ۲؎

مگر بدقسمتی یہ تھی کہ اِس ﴿مَلَا﴾ (پارلیمنٹ یا کیبنٹ) کا مذہب ''فرعون پرستی'' تھا اِسی پارلیمنٹ نے فرعون کو مشتعل کرنے کے لیے کہا تھا :

''کیا آپ موسیٰ (علیہ السلام) اور اُس کی قوم کو چھوڑ دیں گے کہ ملک میں بدامنی پھیلائیں اور آپ کو اور آپ کے معبودوں (دیوتاؤں) کو ترک کر دیں۔''

جس کا جواب فرعون نے دیا تھا :

''ہم اِن کے لڑکوں کو تِکہ بوٹی کر دیں گے اور اُن کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے (کہ ہماری باندیاں بن کر رہیں)، ہمیں اِن کے اُوپر پورا قابو ہے۔''

اِس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا :

''خدا سے مدد مانگو اور صبر سے کام لو، بلاشبہ ملک اللہ کا ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اِس کا وارث بنا دیتا ہے (وہ تم کو بھی وارثِ اَرض بنا سکتا ہے) اَنجام کار اُن ہی کے لیے ہوگا جو متقی ہوں گے۔'' (سورۂ اَعراف آیت: ۱۲۵ تا ۱۲۸)

مطلب یہ ہے کہ اگر پارلیمنٹ یا اُس کی اکثریت کا مزاج فِسطائی ۳؎ ہو تو یہ ''جمہوریت'' بھی ''فرعونیت'' ہے۔

مسلمان بادشاہ کا کردار :

ہم نہ بادشاہت کے حامی ہیں نہ بادشاہوں کے مدح خواں مگر جب مَقطَع ۴؎ میں بات آگئی ہے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ ظاہر کر دیں کہ مسلمان بادشاہوں کو کس بات کی تلقین کی جاتی تھی اور تاریخ شاہد ہے کہ جو بادشاہ کامیاب مانے گئے ہیں وہ اِس تلقین پر عمل بھی کرتے تھے۔

۱؎ ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی.........﴾ (سُورۃ البقرہ : ۲۴۶)

۲؎ وَالْمَلَأُ جَمَاعَةٌ یَّجْتَمِعُوْنَ عَلٰی رَأْیٍ. (المفردات) ۳؎ FASCIST فاشزم کا پیروکار، فسطائیت، سرمایہ داروں کی جارحانہ آمریت کا جمہوریت دُشمن نظریہ (فیروز اللغات) محمود میاں غفرلہ ۴؎ قصیدے کا آخری شعر

اِمام اَبوحنیفہؒ اگرچہ خلفائے عباسیہ کی نظر میں معتوب رہے لیکن تقریبًا نصف صدی تک اِنقلابی خلفشار کے بعد جب طالع اور اِقبال نے زمامِ اِقتدار خلفاءِ عباسیہ ہی کے حوالہ کردی اور یہ واضح ہوگیا کہ اب اِنقلاب کی کوشش کرنا سراسر فساد فی الارض ہے تو اِمام اَبوحنیفہؒ کے بلند پایہ شاگرد اِمام اَبویوسفؒ نے منصبِ قضاء قبول کرلیا پھر خلیفۃ المسلمین ہارون الرشید کی فرمائش پر نظامِ مالی کا وہ دستورِ اَساسی مرتب کیا جو ''کتاب الخراج'' کے نام سے مشہور ہے، اِس کتاب میں تمہید کے سولہ صفحات ہیں اُن میں اَحادیث رسول اللہ ﷺ اور اَقوالِ صحابہ وتابعین سے اَخذ کرکے وہ اُصول اور نصیحتیں درج کی ہیں جو مملکت کے سربراہ کے لیے ضروری ہیں اُن کے چند اِقتباسات پیش کیے جارہے ہیں۔

☆ جس عمارت کی بنیاد تقوی پر نہ ہو وہ سربلند نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ اُس کو جڑ سے اُکھاڑ ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو قیادت آپ کو عطا فرمائی ہے ہرگز ایسا نہ ہو کہ آپ اُسے برباد کرڈالیں۔

☆ آج کے کام کل پر مت رکھو، آرزوئیں بہت ہوتی ہیں مگر فرشتۂ موت اُن سے پہلے آپہنچتا ہے، موت سے پہلے عمل کرلو، موت کے بعد کوئی عمل نہیں ہوسکتا۔ آپ ٹیڑھے نہ چلیں پھر رعیت بھی ٹیڑھی راہ اِختیار کرلے گی اِس کا بار آپ پر ہوگا۔

☆ آخرت کے کام کو دُنیا کے کام پر مقدم رکھو، آخرت سدا رہنے والی ہے دُنیا ختم ہورہی ہے۔ تمام اِنسانوں کو حکمِ خداوندی کے بارے میں ایک سطح پر رکھو وہ اَجنبی ہوں یا رشتہ دار۔ خدا کے معاملہ میں کسی کی ملامت کا خوف ہرگز مت کرو، تقویٰ اور پرہیز گاری دل سے ہوتی ہے زبان سے نہیں دل میں خدا کا خوف پیدا کرو۔ دُنیا کی زندگی خواہ کتنی ہی طویل ہو مگر جب میدانِ حشر میں خدا کے سامنے کھڑا ہونا ہوگا تو ایسا معلوم ہوگا کہ دُنیا میں صرف ایک صبح اور ایک شام قیام ہوا تھا۔

☆ قیامت کے روز بارگاہِ خداوندی میں پہلے چار چیزوں کا حساب دینا ہوگا اُس کے بعد بندہ عدالت کے کٹہرے سے نکل سکے گا۔

(۱) جو مال تمہارے پاس تھا وہ کہاں سے حاصل کیا تھا اور کس کام میں صَرف کیا ؟

(۲) جو تم جانتے تھے اُس پر کیا عمل کیا ؟

(۳) جو عمر ملی تھی وہ کن باتوں میں ختم کی ؟

(۴) جو جسم تمہیں میسر تھا کن کاموں میں اِس کو بوسیدہ کیا ؟

☆ قوم کے ذمہ داروں، اُولی الامر کو اللہ تعالیٰ نور عطا فرماتا ہے قوم اُس نور سے فیضیاب ہوتی ہے اُس نور کی روشنی یہ ہے کہ اللہ کی مقرر کردہ حد بندیاں صحیح طور سے قائم رکھی جائیں، حق داروں کو اُن کے حقوق پورے پورے ملیں اور آنحضرت ﷺ کے طریقوں اور سنتوں کو جاری کیا جائے۔ یہ وہ خیر ہے جو ہمیشہ زندہ رہے گی اُس کو کبھی موت نہیں آئے گی۔ حاکم کا ظلم رعیت کو تباہ کر دیتا ہے، نااہل اور غیر معتمد لوگوں کو کام پر لگانے سے رعیت برباد ہو جاتی ہے۔ کامیابی یہ ہے کہ دن اور رات کا کوئی حصہ بھی ایسا نہ گزرے جس میں زبان اللہ کے ذکر سے متحرک نہ ہو، تسبیح و تحلیل اور دُرود سے ہمیشہ زبان تر رہنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ محبوب چیز اِصلاح ہے اور سب سے مغضوب بات یہ ہے کہ اِنسان فساد پھیلائے۔

☆ آنحضرت ﷺ کا اِرشادِ گرامی ہے کہ قیامت کے روز قریب تر اور محبوب تر اِمام عادل ہوگا اور سب سے زیادہ قابلِ نفرت اور سب سے مغضوب اِمام ظالم ہوگا۔

☆ سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب زخمی ہو کر زندگی سے مایوس ہو گئے تو آپ نے ہونے والے خلیفہ کے لیے چند سں وصیتیں تحریر کرائی تھیں اُن میں یہ وصیت بھی تھی۔

(۱) جن (غیر مسلموں [۱]) سے معاہدہ ہوا ہے وہ اللہ اور اُس کے رسول کی پناہ میں ہیں، اِس پناہ میں رخنہ نہ ڈالا جائے جو معاہدہ ہوا ہے پورے اِحتیاط سے اُس پر عمل

[۱] غیر مسلم اَقلیتیں

کیا جائے ، اُن پر کوئی حملہ کرے تو اُن کا دفاع ہمارا فرض ہے اور خود اُن کو اُن کی طاقت اور برداشت سے زیادہ کوئی تکلیف نہ دی جائے۔

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب کو محصول وصول کرنے کے لیے (تحصیلدار) مقرر کیا تو اُن کو ہدایت فرمائی کہ محصول کے سلسلے میں سردی یا گرمی کا لباس فروخت نہ کرنا اور اُن کی گزر کا جو غلہ ہے اُسے نہ فروخت کرنا، کھیتی کے لیے بھی مویشی کی ضرورت ہے وہ نہ فروخت کرنا، مار پیٹ یا کھڑا کرنے کی سزا نہ دینا، خانگی ضرورت کا سامان فروخت نہ کرنا، کیونکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ ضروریات سے جو فاضل ہو اُس کو وصول کریں۔ یہ صاحب جن کو مقرر کیا تھا اُنہوں نے عرض کیا کہ حضرت میں نرمی برتوں گا تو جیسے جا رہا ہوں ویسے ہی واپس آجاؤں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، چنانچہ یہ صاحب گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہدایات کی پابندی کی مگر جیسے گئے ویسے ہی واپس آگئے۔ [1]

جب سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اِن سے فرمایا تھا اگر آپ چاہتے ہیں کہ اپنے پیشرو بزرگ (صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ) اور آنحضرت ﷺ کا تقرب حاصل کریں تو آپ کا کرتہ پیوند لگا ہونا چاہیے، تہبند اُونچا رہے، چپل اور موزوں میں ٹکی لگی ہو، دُنیا کی آرزو نہ ہو اور پیٹ بھر کر کھانا نہ کھاؤ۔

عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو راتوں کو رویا کرتے تھے کہ دُور دراز گوشوں میں خدا کی مخلوق پھیلی ہوتی ہے جن کی ذمہ داری مجھ پر ہے اور مجھے اُن کی حالت کی خبر نہیں، خدا کو کیا جواب دُوں گا۔

بالاختصار یہ ہونا چاہیے مسلمان بادشاہوں کا کردار۔ ۞ ۞ ۞ (جاری ہے)

---

[1] مگر اِس جیسے عمل کے غیر معمولی سیاسی فوائد جو حکومتِ وقت کو حاصل ہوئے کسی پر مخفی نہیں ہیں۔ محمود میاں غفرلہٗ

قسط : ۲۷

اِسلام کیا ہے ؟

﴿ حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی رحمۃ اللہ علیہ ﴾

روزانہ وِرد کے قابل قرآن وحدیث کی چالیس دُعائیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ o اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ o اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ o غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ ط وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾

''ساری تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے، بہت رحمت والا اور بڑا مہربان ہے، قیامت کے دن کا مالک ہے، اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور بس تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں تو ہم کو سیدھے راستے پر چلا، اُن کا راستہ جن پر تو نے فضل فرمایا، نہ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ اُن کا جو گمراہ ہوئے۔''

(۱) ﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

''اے ہمارے پروردگار ! ہم کو دُنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے ہم کو بچا۔''

(۲) ﴿ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

''خداوندا ! ہم اِیمان لائے پس تو ہمارے سب گناہ بخش دے اور دوزخ کے عذاب سے ہم کو بچادے۔''

(۳) ﴿ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ﴾

''اے ہمارے رب ! ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو زیادتیاں اور غلطیاں ہوئیں اُنہیں معاف فرما اور حق پر ہمارے پاؤں جما دے اور کفر کرنے والوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔''

(۴) ﴿ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴾

''اے ہمارے رب ! ہم نے ایک پکارنے والے کو اِیمان کا بلاوا دیتے ہوئے سنا (کہ لوگو ! اپنے پروردگار پر اِیمان لاؤ) تو ہم اِیمان لے آئے، پس اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں مٹا دے اور اپنے نیک بندوں کے ساتھ ہمارا خاتمہ کر۔''

(۵) ﴿ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴾

''خداوندا ! ہم کو وہ سب کچھ عطا فرما دے جس کا اپنے رسولوں کی زبانی تو نے ہم سے وعدہ فرمایا اور قیامت کے دن ہم کو رُسوا نہ کر، تیرا وعدہ خلاف نہیں ہوتا۔''

(۶) ﴿ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴾

''اے ہمارے پروردگار ! تیری نافرمانیاں کر کے ہم نے اپنے ہی اُوپر بہت ظلم کیا ہے اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا تو ہم نامراد اور برباد ہی ہو جائیں گے۔''

(۷) ﴿ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِکَ مِنَ الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ﴾

''اے رب ہمارے ! تو ہمیں ظالم قوم کے ظلم و ستم کے لیے تختۂ مشق نہ بنا اور

اپنی رحمت کے صدقے میں ہم کو قومِ کافرین کے ظلم سے نجات دے۔''

(۸) ﴿فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ﴾

''اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے دُنیا اور آخرت میں صرف تو ہی میرا والی ہے، اِسلام پر میرا خاتمہ ہو اور اپنے نیک بندوں کے ساتھ مجھے شامل فرما۔''

(۹) ﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾

''میرے پروردگار ! مجھے اور میری نسل کو نماز قائم کرنے والا بنادے، خدایا! ہماری دُعا کو قبول کر، میرے مالک! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب اِیمان والوں کو بخش دیجیے جس دن کہ حساب و کتاب ہو۔''

(۱۰) ﴿ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا ﴾

''میرے پروردگار ! میرے ماں باپ پر رحمت فرما جیسا کہ اُنہوں نے مجھے پیار سے پالا جبکہ میں ننھا سا تھا۔''

(۱۱) ﴿ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا﴾

''خداوندا ! میرے علم میں اِضافہ اور برکت فرما۔''

(۱۲) ﴿ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴾

''پروردگار ! بخش دے اور رحم فرما، تو سب سے اچھا رحم کرنے والا ہے۔''

(۱۳) ﴿رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴾

''میرے رب ! میری قسمت میں کر کہ جو نعمتیں تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائیں میں اُن کا شکر اَدا کروں اور ایسے عمل کروں جن سے تو راضی ہو اور میرے

واسطے میری نسل میں بھی صلاحیت اور نیکی دے، میں نے تیرے حضور میں توبہ کی اور میں تیرے حکم برداروں میں ہوں۔''

(۱۴) ﴿ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴾

''خداوندا ! ہم کو بخش دے اور ہمارے اُن بھائیوں کی بھی مغفرت فرما جو اِیمان کے ساتھ ہم سے آگے ہیں اور صاف رکھ ہمارے سینوں کو اِیمان والوں کے کینہ سے، خداوندا تو بڑا مہربان اور بڑی رحمت والا ہے۔''

(۱۵) ﴿ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴾

''اے پروردگار ! ہمارے واسطے نور کی تکمیل فرما اور ہم کو بخش دے تو سب کچھ قدرت رکھتا ہے۔''

(۱۶) یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ کُلَّہٗ.

''اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور سب کے تھامنے والے ! بس تیری رحمت ہی سے فریاد ہے تو میرا سب حال درست کر دے۔''

(۱۷) اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍ.

''اے اللہ ! میرا دین درست فرمادے جس سے یہ سب کچھ ہے اور میری دُنیا درست فرمادے جس میں میری زندگی کا سامان ہے اور میری آخرت درست فرما دے جہاں مجھے واپس جانا ہے اور ہمیشہ رہنا ہے اور میری زندگی کو ذریعہ بنا ہر بھلائی اور بہتری میں ترقی کا اور موت کو ذریعہ بنا ہر برائی اور خرابی سے نجات کا۔''

(۱۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ .

''اے اللہ ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں گناہوں کی معافی کا اور عافیت کا دُنیا میں اور آخرت میں۔''

(۱۹) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَ التُّقٰی وَالْعَفَافَ وَ الْغِنٰی .

''اے اللہ ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت کا اور تقوی کا اور شرم و عار کی باتوں سے بچے رہنے کا اور محتاج نہ ہونے کا۔''

(۲۰) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا طَیِّبًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا.

''اے اللہ ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نفع دینے والے علم کا اور پاک روزی کا اور قبول ہونے والے عمل کا۔''

(۲۱) اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَسَھِلَّ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِکَ.

''اے اللہ ! ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور رزق کے دروازے ہمارے لیے آسان کردے۔''

(۲۲) اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ.

''اے اللہ ! اپنی حلال کی ہوئی چیزوں کو میرے لیے کافی کر اور حرام سے میری حفاظت فرما اور اپنے فضل و کرم سے اپنے سوا سب سے مجھے بے نیاز رکھ۔''

(۲۳) اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَاجْعَلْ اٰخِرَتِیْ خَیْرًا مِّنَ الْاُوْلٰی.

''اے اللہ ! اُن باتوں کی توفیق دے جو تجھے محبوب اور پسندیدہ ہیں اور آخرت کو میرے لیے دُنیا سے بہتر بنا۔''

(۲۴) اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَقِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ.

''اے اللہ ! بھلائی اور راست روی کی باتیں میرے دل میں ڈال دے اور نفس کی شرارتوں سے مجھے محفوظ رکھ۔''

(۲۵) اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ.

''اے اللہ ! اپنے ذکر وشکر اور اچھی عبادت پر میری مدد فرما اور مجھے اپنا ذاکر وشاکر اور اچھا عبادت گزار بندہ بنادے۔''

(۲۶) يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ.

''اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رکھ۔''

(۲۷) اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مُسْلِمًا وَّاَمِتْنِیْ مُسْلِمًا.

''اے اللہ ! مجھے اِسلام کے ساتھ زندہ رکھ اور بحالتِ اِسلام مجھے موت دے۔''

(۲۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّكَ ، اَللّٰهُم اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَمِنْ اَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ.

''اے اللہ ! مجھے اپنی محبت دے اور تیرے جو بندے تجھ سے محبت رکھتے ہوں اُن کی محبت دے اور جو اَعمال تیری محبت سے مجھے قریب کریں اُن کی محبت دے۔

اے اللہ ! اپنی محبت مجھے اپنی جان اور اپنے اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سب چیزوں سے زیادہ محبوب کردے۔''

(۲۹) اَللّٰهُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَجَنِّبْنِیْ عَذَابَكَ.

''اے اللہ ! مجھے اپنی رحمت سے ڈھانک لے اور اپنے عذاب سے بچالے۔''

(۳۰) اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْاَقْدَامُ.

''اے میرے اللہ ! جس دن لوگوں کے قدم ڈگمگانے لگیں اُس دن تو مجھے ثابت قدم رکھ۔''

(۳۱) اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا يَّسِيْرًا.

''اے اللہ ! قیامت کے دن میرا حساب آسانی سے ہو۔''

(۳۲) رَبِّ اغْفِرْلِیْ خَطِيْئَتِیْ يَوْمَ الدِّيْنِ.

''اے اللہ ! قیامت کے دن میری خطائیں بخش دے۔''

(٣٣) اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ.

''اے اللہ ! حشر کے دن تو مجھے اپنے عذاب سے بچالے۔''

(٣٤) اَللّٰھُمَّ اِنَّ مَغْفِرَتَکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَ رَحْمَتَکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ

''اے اللہ ! تیری رحمت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت کا مجھے اپنے عملوں سے زیادہ آسرا ہے۔''

(٣٥) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارَ.

''اے اللہ ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رضا کا اور جنت کا اور پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضی سے اور دوزخ کے عذاب سے۔''

(٣٦) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرَضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ.

''اے اللہ ! میں تیری ناراضی سے تیری رضامندی کی پناہ لیتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ چاہتا ہوں اور تیری پکڑ سے تیری ہی پناہ لیتا ہوں، خداوندا ! میں تیری صفت بیان نہیں کرسکتا بس تو ویسا ہی ہے جیسا کہ تو نے اپنے کو بیان کیا۔''

(٣٧) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ.

''اے میرے اللہ ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما مجھ پر عنایت کر، تو بڑا عنایت فرما اور بہت ہی مہربان ہے۔''

(٣٨) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ.

''اے اللہ ! تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود و مولا نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور جہاں تک مجھ سے بن پڑا تیرے عہد اور

وعدے پر قائم رہا، میرے مالک و مولا ! میں اپنے بُرے کرتوتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں اِعتراف کرتا ہوں تیری نعمتوں کا اور اِقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا اے اللہ ! میرے گناہ بخش دے، گناہوں کا بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔''

(۳۹) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ.

''اے اللہ ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اپنے کانوں کے شر سے اور اپنی نگاہ کے شر سے اور اپنی زبان کے شر سے اور اپنے دل کے شر سے اور اپنی نفسانی شہوت کے شر سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور دجال کے فتنہ سے اور تیری پناہ لیتا ہوں زندگی اور موت کے سب فتنوں سے۔''

(۴۰) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَاسَأَلَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ (ﷺ) وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ . (ترمذی شریف)

''اے اللہ ! میں تجھ سے اُن سب بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جن کا سوال تجھ سے تیرے نبی محمد ﷺ نے کیا اور میں اُن سب برائیوں اور بری باتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی۔ تجھ ہی سے مدد چاہی جاتی ہے اور تیرا کام حق پہنچا دینا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ کسی میں نیکی کرنے کی طاقت ہے اور نہ برائی سے بچنے کی قوت۔''

قسط : ۲۷

قصص القرآن للاطفال

پیارے بچوں کے لیے قرآن کے پیارے قصے

﴿ الشیخ مصطفٰی وہبہ، مترجم مفتی سیّد عبدالعظیم صاحب ترمذی ﴾

﴿ خندق والوں کا قصہ ﴾

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

﴿ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ o وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ o وَشَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ o قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ o النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ o اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ o وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ o وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ o الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ o اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴾ (سُورۃ البروج : ۱ تا ۱۰)

''قسم ہے آسمان کی جس میں برج ہیں اور اُس دن کی جس کا وعدہ ہے اور اُس دن کی جو حاضر ہوتا ہے اور اُس کی جس کے پاس حاضر ہوتے ہیں مارے گئے کھائیاں کھودنے والے، آگ ہے بہت اِیندھن والی، جب اُس پر بیٹھے اور جو کچھ وہ کرتے مسلمانوں کے ساتھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور اُن سے بدلہ نہ لیتے تھے مگر اِسی بات کا کہ وہ یقین لائے اللہ پر جو زبردست ہے تعریفوں والا جس کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز۔ تحقیق جو دین سے

بچلائے (ستائے) ایمان والے مردوں اور عورتوں کو پھر توبہ نہ کی تو اُن کے لیے عذاب ہے دوزخ کا اور اُن کے لیے عذاب ہے آگ کا۔''

پرانے زمانے کی بات ہے کہ یمن کے اَطراف میں ایک ظالم بادشاہ تھا، نہ تو وہ اللہ سبحانہ' وتعالیٰ کی عبادت کرتا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات کی پیروی کرتا تھا اور وہ اپنی رعایا کے ساتھ بھی بداَخلاقی اور سختی کے ساتھ پیش آتا تھا، بادشاہ کا ایک جادُوگر اُس کا دوست تھا اُس نے ساری زندگی بادشاہ کی خدمت کی، جادُوگر اِسے آئندہ پیش آنے والے حالات کی پیشگوئیاں کرتا تھا جب وہ بہت بوڑھا ہوگیا تو ایک دن بادشاہ سے کہنے لگا کہ میری عمر گزر چکی ہے اور اِس بات کا خطرہ ہے کہ آئندہ حالات کے بارے میں پیشگوئی کرنے کی جو صلاحیت میرے پاس ہے میں عمر گزرنے کے ساتھ اِس سے محروم ہو جاؤں گا اِس لیے آپ کسی ہوشیار بچے کو میرے سپرد کریں میں اُسے جادُوگر بنا دیتا ہوں، میرے مرنے کے بعد وہ آپ کی خدمت کرتا رہے گا اور آپ کو آئندہ پیش آنے والے حالات کی پیشگوئی کرتا رہے گا۔ جادُوگر کی گفتگو سن کر بادشاہ کو فکر دامن گیر ہوئی اُس نے اپنے کارِندوں کو حکم دیا کہ ایک ذہین لڑکا تلاش کریں جسے جادُوگر کے پاس بھیجا جائے وہ اُسے ستاروں اور جادُو کا ہنر سکھا کر اپنا جانشین بنالے، بادشاہ کے اہلکاروں نے لڑکا تلاش کیا اور اُسے جادُوگر کے پاس بھیج دیا۔

لڑکا جادُوگر کے پاس جانے لگا وہ جس راستے سے گزر کر جادُوگر کے پاس جاتا تھا اُسی راستے میں ایک راہب رہتا تھا جو اللہ وحدہ' لاشریک لہ' کی عبادت کرتا تھا۔ ایک دن وہ لڑکا جادُوگر کے پاس جانے کی بجائے تھوڑی دیر کے لیے راہب کے پاس بیٹھ گیا اور اُس کی باتیں غور سے سننے لگا، اُس نے راہب سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارے میں پوچھا، راہب نے اللہ رب العزت کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ میرے بیٹے ! اللہ سبحانہ' وتعالیٰ وہ ذات ہے جس نے مجھے اور سارے اِنسانوں کو پیدا کیا اُس نے ہمیں آنکھیں کان اِحساس کھانے پینے کی چیزیں دی ہیں، اُسی نے ساری نعمتیں ہمیں دی ہیں اِسی لیے اللہ کی عبادت کرنا اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور اُس کی اِطاعت کرنا ہم پر فرض ہے۔

اُس نے راہب کی باتیں بڑے غور سے سنیں اور مزید باتوں کا اِشتیاق ظاہر کیا۔ راہب نے اگلے دن مزید باتیں بتانے کا وعدہ کرلیا، وہ یہاں سے اُٹھ کر فنونِ جادُوگری سیکھنے جادُوگر کے پاس چلا گیا۔

اب اُس کا یہی معمول ہو گیا کہ وہ روزانہ اِیمان باللہ کی باتیں سننے پہلے راہب کے پاس جاتا اُس کے بعد جادُوگر کے پاس جاتا، اِسی دوران اُس نے ایک دن راہب کی طرف جاتے ہوئے راستے میں ایک وحشی درندہ دیکھا جو لوگوں کو گزرنے سے روکے ہوئے تھا، لڑکے نے خود سے مخاطب ہو کر کہا کہ آج یہ حقیقت کھل جائے گی کہ جادُوگر سچا ہے یا راہب ؟ اُس نے ایک پتھر اُٹھایا اور کہا: اے اللہ! اگر تجھے راہب جادُوگر سے زیادہ پسند ہے تو مجھے اِس سے باخبر کردے اور اِس درندہ کو جو راستہ روک کر کھڑا ہے ختم کردے، یہ کہہ کر اُس نے پتھر مارا جو درندہ کو لگا اُس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ اِس طرح لڑکے کو یقین ہو گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اُس کے فیصلے سے ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ راہب سے خوش اور جادُوگر سے ناراض ہے۔

لڑکا راہب کے پاس پہنچا اور اُسے سارا واقعہ سنایا۔ راہب نے اُس سے کہا کہ آج فضل و بزرگی میں تو مجھ سے بڑھ گیا لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اِیمان کا اِمتحان لینے کے لیے تمہیں آزمائش میں مبتلا کریں گے، اگر تم کسی آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ تو میرے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتلانا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُس لڑکے کو مختلف بیماریوں کے خاص طور پر برص، نابینا پن اور گونگا پن کے علاج کی صلاحیت عطا فرمائی، لوگ جوق دَر جوق اُس کے پاس آکر اپنی بیماریوں سے صحت یاب ہونے لگے۔

بادشاہ کے ایک نابینا ساتھی کو اِس نوجوان کے بارے میں علم ہوا تو وہ بھی اُس کے پاس بہت سے اِنعامات لے کر حاضر ہوا اور درخواست کی کہ مجھے نابینا پن سے شفایاب کردو میں تمہاری ہر خواہش پوری کردُوں گا۔ لڑکے نے جواب دیا میں تو شفا نہیں دے سکتا شفا دینے والے تو اللہ تعالیٰ ہیں، اگر تم اُس پر اِیمان لے آؤ تو میں اُس سے تمہاری صحت یابی کی دُعا کروں گا وہ تمہیں صحت عطا فرما دیں گے،

وہ شخص اللہ تعالیٰ پر اِیمان لے آیا، اللہ تعالیٰ نے اُسے شفا دی۔ جب وہ بادشاہ کی مجلس میں آیا تو اُس نے اپنے صحت مند ہونے کے بارے میں بادشاہ کو بتایا اور کہا کہ مجھے میرے رب اللہ نے شفا دی ہے۔ بادشاہ نے پوچھا کیا میرے سوا بھی تیرا کوئی رب ہے ؟ اُس نے جواب دیا میرا اور تیرا رب تو اللہ تعالیٰ ہے۔ بادشاہ نے اُسے جیل میں ڈال دیا اور اُسے سزا کا حکم کیا حتی کہ اُس نے لڑکے کے بارے میں بتا دیا۔

بادشاہ کے کارِندوں نے اُس لڑکے کو پکڑ کر بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا۔ بادشاہ نے اُس سے کہا میرے پیارے بیٹے ! کیا تجھے فنِ جادُوگری میں اِتنی مہارت حاصل ہوگئی ہے کہ تو لوگوں کو بیماریوں سے شفا دینے لگا ہے۔ نوجوان نے جواب دیا کہ میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا بلکہ شفا دینے والی ذات تو اللہ تعالیٰ کی ہے۔ یہ جواب سن کر بادشاہ نے اُسے بھی قید کر دیا اور اُسے سزا دینے کا حکم دیا حتی کہ اُس نے راہب کے بارے میں بتا دیا کہ اُس نے اِسے راہِ راست پر لگایا اور اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت کی تلقین کی۔ راہب کو دربار میں لایا گیا اور اُسے کہا گیا کہ اپنے دین کو چھوڑ کر بتوں کی پوجا شروع کر دو، راہب نے اِس سے اِنکار کر دیا اور وہ اپنے دین پر مضبوطی سے جما رہا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اِس کا سر اُڑا دیا جائے چنانچہ راہب اور بادشاہ کے مصاحب دونوں کو قتل کر دیا گیا۔ اِس سب کے باوجود لڑکے کی ثابت قدمی میں ذرا سی لغزش نہ آئی بلکہ اُس کے اِیمان میں اور زیادہ اِضافہ ہوا۔

جب بادشاہ نے دیکھا کہ اِس کو ڈرانے دھمکانے کا کوئی فائدہ نہیں تو اُس نے اپنے اہلکاروں کو حکم دیا کہ اِسے پہاڑ کی چوٹی پر لے جاؤ اور نیچے گرا دو، چنانچہ اہلکار اِسے پہاڑ پر لے گئے جب اِسے نیچے گرانے لگے تو اُس نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی اے اللہ ! مجھے اِن کے شر سے بچا اور مجھے اپنے حفظ واَمان میں رکھ، ابھی وہ اِسے گرا نہیں پائے تھے کہ پہاڑ ہلنے لگا اور تمام اہلکار نیچے گر گئے اَلبتہ وہ نوجوان پہاڑ سے نہیں گرا۔ اِس طرح یہ نوجوان بخیر و عافیت بادشاہ کے پاس واپس آ گیا، بادشاہ نے جب اِسے دیکھا تو تعجب بھرے لہجے میں پوچھا میرے سپاہی کہاں ہیں ؟ تو نوجوان نے بڑے اِعتماد سے جواب

دیا اللہ تعالیٰ نے اُن سے میری حفاظت فرمائی کیونکہ وہ سب کچھ کرنے پر قادر ہے۔

اب بادشاہ نے حکم دیا کہ اِسے سمندر میں کشتی پر سوار کرو اور اِسے سمندر میں پھینک دو تاکہ گہرے پانی میں ڈوب کر ہلاک ہو جائے پھر کچھ اہلکار اِسے کشتی میں سوار کر کے سمندر میں پہنچے، اُس نوجوان نے پھر اپنے پروردگار سے دُعا کی اے اللہ ! تو اپنی منشاء کے مطابق اِن سے میری حفاظت فرما اُس کی دُعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اُن سب کو غرق کر دیا اور یہ نوجوان پھر بچ گیا۔ نوجوان پھر اکیلا بادشاہ کے پاس پہنچا بادشاہ نے اِسے دیکھ کر پھر تعجب سے پوچھا میرے کارِندوں کا کیا بنا وہ کہاں ہیں ؟ اُس نوجوان نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے اُن سے میری حفاظت کی، تم اُس وقت تک مجھے قتل نہیں کر سکتے جب تک کہ میرے کہنے کے مطابق عمل کرو۔ بادشاہ نے پوچھا میں کیا کروں ؟ اُس نے جواب دیا تم اپنی رعایا کو محل کے اِحاطہ میں جمع کرو پھر مجھے درخت کے تنے سے باندھ کر میرا نشانہ لے کر یہ الفاظ کہو۔

بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ ھٰذَا الْغُلَامِ

یعنی میں اللہ کے نام سے تیر چلاتا ہوں جو اِس نوجوان کا رب ہے

اگر تم نے میرے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق عمل کیا تو تم مجھے قتل کر سکو گے ورنہ تم مجھے کسی صورت قتل نہیں کر سکتے۔ بادشاہ نے لڑکے کے کہنے کے مطابق ایسا ہی کیا، جب مجمع عام کے سامنے بادشاہ نے اپنے محل کے اِحاطہ میں بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ ھٰذَا الْغُلَامِ کہہ کر تیر پھینکا وہ تیر لڑکے کے سینہ پر لگا جس سے اُس لڑکے کی رُوح پرواز کر گئی۔

یہ دیکھتے ہی سب نے باآوازِ بلند کہا ہم اِس لڑکے کے رب پر اِیمان لائے، ہم اِس لڑکے کے رب پر اِیمان لائے اور سب نے لا اِلٰہ اِلا اللہ کا اِقرار کر لیا۔ یہ ماجرہ دیکھ کر بادشاہ کا ایک ساتھی کہنے لگا ہمیں یہی تو خطرہ تھا اِسی سے تو ہم ڈر رہے تھے کہ لوگ نوجوان کے رب پر اِیمان نہ لے آئیں اور وہی ہو گیا۔ یہ دیکھ کر بادشاہ سخت غضبناک ہوا اور اُس نے زمین میں ایک گہری اور لمبی خندق کھودنے اور اُس میں آگ جلانے کا حکم دیا پھر اُس نے اپنے سپاہیوں سے کہا کہ اِن لوگوں کو آگ کے قریب

لے آؤ ! اِن میں سے جو بھی اِیمان پر ثابت قدم رہے اُسے آگ میں جھونک دو۔

آفرین ہے اہلِ اِیمان پر کہ اُن میں سے کوئی شخص بھی اپنے دین سے نہ ہٹا، وہ بڑی خوشی سے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اُس کا اِستقبال کر رہے تھے، اُنہیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ پر پختہ یقین تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مرتے ہی اُنہیں اِنعامات سے نوازے گا اور اُنہیں ایسے باغات عطا کرے گا جن کی چوڑائی زمین وآسمان کے برابر ہوگی اور اُنہیں ایسی نعمتیں میسر آئیں گی جو کبھی ختم نہ ہوں گی۔

قارئین اَنوارِ مدینہ کی خدمت میں اپیل

ماہنامہ اَنوارِ مدینہ کے ممبر حضرات جن کو مستقل طور پر رسالہ اِرسال کیا جارہا ہے لیکن عرصہ سے اُن کے واجبات موصول نہیں ہوئے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ اَنوارِ مدینہ ایک دینی رسالہ ہے جو ایک دینی اِدارہ سے وابستہ ہے اِس کا فائدہ طرفین کا فائدہ ہے اَور اِس کا نقصان طرفین کا نقصان ہے اِس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اِس رسالہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اپنا چندہ بھی اِرسال فرمادیں اور دیگر اَحباب کو بھی اِس کی خریداری کی طرف متوجہ فرمائیں تاکہ جہاں اِس سے اِدارہ کو فائدہ ہو وہاں آپ کے لیے بھی صدقہ جاریہ بن سکے۔ (اِدارہ)

کارٹون بینی، ویڈیو گیم اور مسلمان بچے

جناب مولانا مفتی محمد شہزاد شیخ صاحب
لیکچرار نیشنل یونیورسٹی آف کمپیوٹر اینڈ ایمرجنگ سائنس، کراچی

❁❁❁

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ !

اللہ جل جلالہٗ نے والدین کے دل میں اپنی اَولاد کی محبت وَدیعت کی ہے، یہی وجہ ہے کہ اُس کی جنس، رنگت، قد کاٹھ، خوبصورتی و بدصورتی سے قطع نظر والدین کو اپنی اَولاد ہر حال میں محبوب ہوتی ہے، جسمانی یا ذہنی طور پر معذور بچہ بھی والدین کے لیے ایسا ہی پیارا ہوتا ہے جیسے کسی خوبصورت یا عقلمند و ہونہار بچے کے لیے والدین کے دل میں جگہ ہوتی ہے، اگر یہ محبت نہ ہوتی تو اَولاد کی نگہداشت و پرورش بھی نہ کی جاسکتی تھی۔

اِس محبت ہی کے تقاضے کی وجہ سے والدین کی بھرپور کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنی بساط کے مطابق اپنی اَولاد کی ضرورتوں کو اَحسن اَنداز میں پورا کریں حتی کہ اَولاد کی خواہشات کی خاطر وہ اپنی ضروریات کو بھی قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتے، اَولاد کی اَعلیٰ تعلیم کے لیے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ کر گزارہ کرتے ہیں۔

اِس محبت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے والدین اَولاد کی مادّی ضرورتوں کو تو باہم پورا کرتے ہیں اَلبتہ اَفراطِ محبت میں بعض اَوقات اَخلاقی ضرورتوں سے صَرفِ نظر ہو جاتا ہے، معاشرے میں اپنے اِردگرد ماحول کی دیکھا دیکھی اپنی اَولاد کو کچھ ایسی چیزیں مہیا کر دیتے ہیں جو اُن کی جسمانی، رُوحانی، اَخلاقی اور تعلیمی تباہی کا باعث بنتی ہیں، والدین کو اُس وقت تو اِس بات کا اِحساس نہیں ہوتا مگر جن اِن مسائل سے دوچار ہوتے ہیں تب تک یہ برائیاں جڑ پکڑ چکی ہوتی ہیں۔

ٹی وی اور اِنٹرنیٹ کے عمومی مفاسد تو بہت ہیں جس کے بارے میں بہت کچھ لکھا بھی جا چکا ہے

یہاں اُن کی چند ذیلی شاخوں یعنی کارٹون اور ویڈیو گیم کے نقصانات کا تذکرہ مقصود ہے کہ جس سے ہمارے بچے بے حد متاثر ہو رہے ہیں۔ آج کل کارٹون اور ویڈیو گیم کو اَولاد کے لیے اُن کے بچپن کی ضرورت اور بے ضرر سمجھ لیا گیا ہے، والدین یہ سوچ کر کہ بچے کے گلی محلے میں جانے سے بہتر یہ ہے کہ ہمارے سامنے رہ کر گھر میں ہی کارٹون یا ویڈیو گیم سے لطف اَندوز ہو لیں لیکن یہ عمل کتنا خطرناک ہو سکتا ہے اِس کا اَندازہ تو یہ تحریر پڑھ کر ہی ہوگا۔

''اَولاد'' اللہ جل جلالہٗ کی بہت بڑی نعمت ہے، اُولوالعزم اَنبیاء نے بھی اپنے لیے نیک اور متقی اَولاد کی تمنا کی ہے، نعمت کا شکر اَدا کرنا ہر اِنسان پر ضروری ہے، اَولاد کی نعمت پر اَدائی شکر کا ایک طریقہ اُس کی اچھی تربیت ہے جس کی سب سے پہلی ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے کیونکہ والدین کی آغوش ہی اَولاد کے لیے سب سے پہلی درسگاہ اور تربیت گاہ ہوتی ہے۔

قرآنِ کریم میں اللہ جل جلالہٗ نے اِیمان والوں کو اپنے اہلِ خانہ کی دینی تعلیم و تربیت اور اَعمال و اَخلاق کی نگرانی کا سختی سے حکم دیا ہے چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ﴾[1]

''اے ایمان والو ! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کا اِیندھن اِنسان اور پتھر ہوں گے، اُس پر سخت کڑے مزاج کے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے کسی حکم میں اُس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو حکم اُنہیں ملتا ہے۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ اِس آیتِ مبارکہ ﴿قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا﴾ کی تشریح علم واَدب سکھانے سے کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ جل جلالہٗ کی اِطاعت میں لگو، گناہوں سے بچو اور اپنے اہلِ خانہ کو ذکر کا حکم دو، اللہ جل جلالہٗ تمہیں جہنم سے نجات دیں گے۔ (تفسیر اِبن کثیر ج ۸ ص ۱۶۷)

---

[1] سُورۃ التحریم : ۶

تربیتِ اَولاد کس قدر ضروری ہے اِس کا اَندازہ آیتِ ذیل سے ہوتا ہے کہ جس میں ''عبادالرحمٰن'' (اللہ کے نیک بندوں) کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے اللہ جل جلالہ نے اِس دُعا کا بھی ذکر کیا ہے جو وہ اپنے اہل وعیال کے لیے کرتے ہیں، گویا ''عبادالرحمٰن'' محض اپنی ذاتی کوششوں پر اِعتماد نہیں کرتے بلکہ اِس کے ساتھ ساتھ ہمہ وقت اللہ جل جلالہ کی طرف باطنی طور پر بھی متوجہ رہتے ہیں اور اِس سے بالخصوص اپنے اہل وعیال کی ظاہری اور باطنی اِصلاح کے طالب ہوتے ہیں چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

﴿ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ (سُورۃ الفرقان : ۷۴)

''اور جو (دُعا کرتے ہوئے) کہتے ہیں ہمارے پروردگار ! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیز گاروں کا سربراہ بنا دے۔''

حضرت عِکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اِس آیت میں حسن و جمال مراد نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ جل جلالہ کے فرمانبردار ہو جائیں۔ حضرت حسنِ بصری رحمۃ اللہ علیہ سے جب اِس آیت کی بابت دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اِس آیت کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان بندہ اپنی بیوی بھائی اور دوست سے اللہ جل جلالہ کی اِطاعت ہوتے دیکھے اور خدا کی قسم ! کوئی چیز بھی ایک مسلمان بندے کی آنکھوں کے لیے ایسی ٹھنڈک نہیں ہو سکتی بجز اِس کے کہ وہ اپنے بیٹے، پوتے اور دوست کو اللہ جل جلالہ کا فرمانبردار دیکھے۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۶ ص ۱۳۲)

اِسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی دُعا پر غور کیجیے کہ کیسے اپنے اہلِ خانہ کے لیے اللہ جل جلالہ سے صلاح و خیر طلب کر رہے ہیں :

﴿ وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ (النمل : ۱۹)

''میرے پروردگار ! مجھے اِس بات کا پابند بنا دیجیے کہ میں اُن نعمتوں کا شکر اَدا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہیں اور وہ نیک عمل کروں جو آپ کو پسند ہو اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرمالیجیے۔''

اللہ جل جلالہ سے اپنے اہلِ خانہ کے لیے دُعا کے ساتھ ساتھ اُن کو وعظ و نصیحت بھی بہت ضروری ہے چنانچہ اِس نصیحت کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لیے اللہ جل جلالہ نے اپنے نیک بندے حضرت لقمانؒ کی اپنے بیٹے کو نصیحت کا تفصیل سے ذکر کیا ہے، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

﴿وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌo وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْلِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ o وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ o يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌo يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِo وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍo وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ﴾

(سُورہ لقمان : ۱۳ تا ۱۹)

"اور وہ وقت یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''میرے بیٹے ! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا اور یقین جانو شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔ اور ہم نے اِنسان کو اپنے والدین کے بارے میں یہ تاکید کی ہے (کیونکہ) اُس کی ماں نے اُسے کمزوری پر کمزوری برداشت کر کے پیٹ میں رکھا اور دو سال میں اُس کا دُودھ چھوٹتا ہے کہ تم میرا شکر اَدا کرو اور اپنے ماں باپ کا، میرے پاس ہی

(تمہیں) لوٹ کر آنا ہے۔

اور اگر وہ تم پر یہ زور ڈالیں کہ تم میرے ساتھ کسی کو (خدائی میں) شریک قرار دو جس کی تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں تو اُن کی بات مت مانو اور دُنیا میں اُن کے ساتھ بھلائی سے رہو اور ایسے شخص کا راستہ اپناؤ جس نے مجھ سے لو لگا رکھی ہے، پھر تم سب کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے اُس وقت میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔

(لقمانؑ نے یہ بھی کہا) ''بیٹا ! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر بھی ہو اور وہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں یا زمین میں، تب بھی اللہ اُسے حاضر کر دے گا۔ یقین جانو اللہ بڑا باریک بیں بہت باخبر ہے۔

بیٹا ! نماز قائم کرو اور لوگوں کو نیکی تلقین کرو اور برائی سے روکو، تمہیں جو تکلیف پیش آئے اُس پر صبر کرو، بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

اور لوگوں کے سامنے (غرور سے) اپنے گال مت پھلاؤ اور زمین پر اِتراتے ہوئے مت چلو، یقین جانو اللہ کسی اِترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔

اور اپنی چال میں اِعتدال اِختیار کرو اور اپنی آواز آہستہ رکھو، بے شک سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے۔''

حدیث شریف میں بھی آنحضرت ﷺ نے بڑی سخت تاکید فرمائی ہے، اِرشادِ نبوی ہے :

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ : فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ، وَھُوَ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِهٖ وَھُوَمَسْؤُلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ. وَالْمَرْأَةُ رَاعِیَةٌ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِ زَوْجِھَا وَوَلَدِهٖ وَھِیَ مَسْؤُلَةٌ عَنْھُمْ. عَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِهٖ وَھُوَ مَسْؤُلٌ عَنْهُ ، اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ.

(بخاری شریف کتاب الا حکام رقم الحدیث ۷۱۳۸)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اُس کو دی گئی ہے ذمہ داری کے بارے میں سوال کیا جائے گا، حاکمِ وقت بھی ذمہ دار ہے اُس سے اُس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا، مرد اپنے اہلِ خانہ کا ذمہ دار ہے اُس سے اِس بارے میں پوچھا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور بچوں کی ذمہ دار ہے اُس سے اِس بارے میں پوچھا جائے گا، غلام (آج کے دور میں نوکر) مالک کے مال کا ذمہ دار ہے اُس سے اِس بارے میں پوچھا جائے گا، اَلغرض ہر آدمی ذمہ دار ہے اُس سے اُس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

ماں باپ کی طرف سے اَولاد کے لیے کسی مادّی تحفے کے بجائے سب سے اَعلیٰ اور بیش بہا اِنعام یہی ہے کہ اُن کی تربیت مثالی ہو، وہ سیرت واَخلاق کے بلند مرتبے پر فائز ہوں، اپنے کردار اور اَدب وآداب میں نمایاں ہوں۔ اِرشادِ نبوی ہے :

اَیُّوْبُ بْنُ مُوْسٰی، عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ جَدِّہٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: (مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ) (جامع الترمذی ج ۴ ص ۳۳۸)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی باپ نے اپنی اَولاد کو کوئی عطیہ اور تحفہ حسنِ اَدب اور اچھی سیرت سے بہتر نہیں دیا۔''

دینِ اِسلام نے والدین کو ایک اور نہایت ہی اَحسن اَنداز میں یہ بات سمجھائی ہے کہ اَولاد کی تربیت نہ صرف دُنیا میں اُن کے کام آئے گی بلکہ مرنے کے بعد بھی اِس عمدہ تربیت کا فائدہ والدین کو پہنچتا رہے گا، اِرشادِ نبوی ہے :

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْہُ عَمَلُہٗ اِلاَّ مِنْ ثَلَاثَۃٍ : اِلَّا مِنْ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ ، اَوْعِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ ، اَوْوَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَہٗ. (مسلم شریف کتاب الوصیة رقم الحدیث ۱۶۳۱)

''نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اِنسان مرجاتا ہے تو اُس کے اَعمال منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین باتوں کے : ایک یہ کہ کچھ صدقہ جاریہ کردے یا علم جس سے لوگ فائدہ اُٹھائیں یا نیک اَولاد جو اُس شخص کے لیے دُعا گو رہے۔''

دورِ جدید کی اِیجادات کے تناظر میں طبیعتِ اِنسانی میں جو فرق رُونما ہو رہا ہے اور جس طرح معاشرتی اَقدار کا خاتمہ ہوتا جا رہا ہے اِس سے بچے بہت زیادہ متاثر ہو رہے ہیں، بچوں میں چونکہ اِنفعالیت زیادہ ہوتی ہے اِس لیے یہ بچے بہت جلد کسی بھی چیز کا اَثر قبول کر لیتے ہیں خواہ وہ اچھی ہو یا بری، پھر اِن کچے ذہنوں میں پڑ جانے والی باتیں جب رُسوخ پکڑ جاتی ہیں تو آنے والی زندگی پر اُس کے بڑے اَثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اِن ہی جدید چیزوں میں کارٹون اور ویڈیو گیم و دیگر غیر ضروری اور لغو اَشیاء شامل ہیں جو بظاہر تو کھیل کود اور تفریح کی دُنیا سے تعلق رکھتی ہیں لیکن یہ بچوں کی تربیت اور طبیعت پر بہت گہرے منفی اَثرات ڈالتی ہیں۔

ٹی وی اور اِنٹرنیٹ کے بارے میں چونکہ بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اِس لیے یہاں صرف ٹی وی اور اِنٹرنیٹ کی چند ذیلی شاخوں یعنی کارٹون اور ویڈیو گیم کے مفاسد کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

کارٹون

بظاہر بے ضرر نظر آنے والے کارٹون اپنے اَندر فسادِ عظیم لیے ہوئے ہیں، والدین یہ سوچ کر کہ بچہ کارٹون ہی تو دیکھ رہا ہے کسی قسم کی پرواہ نہیں کرتے۔ ذیل میں کارٹون کی چند خرابیوں کی نشاندہی کی جاتی ہے، ذرا غور کرنے سے ہر ذی شعور شخص اِن خرابیوں کا اِعتراف کرے گا۔

خرابیوں کے بیان سے پہلے حال ہی میں کیا گیا ایک سروے پیش ہے جس سے آگے بیان کیے جانے والے حقائق کو سمجھنے میں مدد لے گی۔ یہ سروے پچاس والدین سے کیا گیا، سروے میں کیے جانے والے سوالات بچوں کے روّیے، اُن کی عمر، ٹی وی دیکھنے کے دورانیے، اُن کے حالات، ردِعمل، کارٹون دیکھنے کے مطالبے، ٹی وی بند کیے جانے پر غصہ، والدین کا کارٹون پر اِطمینان اور اُن کے تجارتی فوائد

جیسی باتوں پر مبنی تھے۔

اِس سروے سے حاصل شدہ اَعداد و شمار یہ ہیں :

☆ جوابدہ لوگوں میں سے ۵۰ ر فیصد کے بچوں کی عمر ۵ سے ۹ سال تھی جبکہ ۳۰ ر فیصد بچوں کی عمر ۱۰ سے ۱۲ سال تھی۔

☆ ۸۰ ر فیصد لوگوں کا جواب یہ تھا کہ اُن کے بچے کم اَز کم ۲ گھنٹے اور ۱۵ ر فیصد کا کہنا یہ ہے کہ اُن کے بچے ۳ گھنٹے سے زیادہ ٹی وی دیکھتے ہیں۔

☆ ۹۰ ر فیصد والدین اپنے بچوں کو پُر اَمن سمجھتے ہیں۔

☆ ۸۰ ر فیصد والدین کا خیال یہ ہے کہ اُن کے بچے کارٹون دیکھتے وقت اُس میں مگن ہو جاتے ہیں۔

☆ ۱۰۰ ر فیصد والدین کا خیال یہ ہے کہ اُن کے بچے پُر تشدد کارٹون دیکھ کر جارحانہ روّیہ اپناتے ہیں۔

☆ ۷۵ ر فیصد والدین کا خیال یہ ہے کہ اُن کے بچے کارٹون کرداروں کے اِستعمال کردہ چیزوں اور ایسی چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں جس میں اُن کرداروں کا لیبل لگا ہو۔

☆ ۷۰ ر فیصد والدین کا کہنا یہ ہے کہ بچوں کو کارٹون سے روکنے پر اُن بچوں کو شدید غصہ آجاتا ہے۔

☆ ۱۰۰ ر فیصد والدین کا خیال یہ ہے کہ اُن کے بچوں کو کارٹون کے ذریعے کارپوریٹ مقاصد کو پورا کرنے کے لیے اِستعمال کیا جارہا ہے۔

کارٹون دیکھنے کی بڑی خرابیاں یہ ہیں :

(۱) وقت کا ضیاع :

وقت کس قدر قیمتی چیز ہے اِس کا اَندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآنِ کریم میں کئی

ایک مقامات پر زمانے اور وقت کی قسم کھائی گئی ہے جیسے ﴿وَالْعَصْرِ﴾ ﴿وَالْفَجْرِ﴾ جبکہ ہم اِسی قدر اُس کے ساتھ بے وقعتی کا روّیہ اپناتے ہیں۔ ماہرین کی رائے یہ ہے کہ ٹی وی اور ویڈیو کا کلچر بچوں پر بہت برا اثر ڈالتا ہے نیز بچوں کی فطری ذہانت اور سادگی کو بھی زنگ لگاتا ہے، بعض گھرانوں میں ٹی وی مسلسل کھلا رہتا ہے خواہ کوئی دیکھ رہا ہو یا نہیں نیز ٹی وی کو بچوں کو مشغول رکھنے یا وقت گزاری کا ایک اچھا ذریعہ سمجھا جاتا ہے جبکہ اِس سے پڑنے والے برے اَثرات مندرجہ ذیل ہیں :

☆ بچے کا جو وقت دُوسروں کے ساتھ میل جول اور کھیل کود میں گزرنا چاہیے تھا جس سے بچے کا ذہن دراصل تیز ہوتا اور اُس کے ذہن کی نشو ونما ہوتی وہ وقت بچہ ویڈیو اسکرین کے سامنے گزار کر ضائع کر دیتا ہے اور وہ فائدہ حاصل نہیں کر پاتا جو لوگوں سے ملاقات اور چیزوں کو براہِ راست برت کر حاصل کر سکتا تھا۔

☆ بچے کا جو وقت اہم مہارتوں کے حصول کا تھا جس میں وہ زبانی اور تخلیقی، فنی اور سماجی صلاحیتوں میں مہارت حاصل کرتا، اُس کا وہ وقت ٹی وی دیکھنے میں ضائع ہو جاتا ہے جبکہ بچے کی زندگی کے اِبتدائی دو سال اِن صلاحیتوں کے لیے بہت اہم ہوتے ہیں۔

ہم جہاں خود وقت کا صحیح اِستعمال نہیں کرتے وہیں بچوں کو بھی وقت ضائع کرنے کا عادی بناتے ہیں، بجائے اِس کے کہ ہم بچوں کی تربیت کی ذمہ داری خود سنبھالتے، اُنہیں اپنا قیمتی وقت دیتے، ہم اُنہیں ٹی وی کے آگے بٹھا کر کارٹون چینل لگا کر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ یہ عمل نہ صرف یہ کہ دیگر بڑی خرابیوں کو جنم دیتا ہے بلکہ بذاتِ خود ضیاعِ وقت کے ضمن میں ایک بہت بڑا نقصان ہے۔

(۲) پُر تشدد روّیہ :

کارٹون دیکھنے والے بچوں پر کی جانے والی نفسیاتی تحقیق سے تین اہم نتائج برآمد ہوئے ہیں :

☆ ایسے بچے بے حس ہو جاتے ہیں اور اُنہیں دُوسروں کو تکلیف میں دیکھ کر کوئی اِحساس

نہیں ہوتا۔

☆ ایسے بچے جو مسلسل تشدد کا مشاہدہ کرتے ہیں وہ تشدد سے عام طور پر بے خوف اور اُس کے عادی ہو جاتے ہیں۔

☆ اور پھر نتیجتاً ایسے بچے خود تشدد مزاج ہو کر اِس راہ کو اَپنا لیتے ہیں۔

American Academy of Pediatrics (AAP) نے اپنے پالیسی بیان میں اِس بات کا اِظہار کیا ہے کہ یہ بات اَب پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ میڈیا میں پیش کیا جانے والا تشدد حقیقی زندگی میں پائے جانے والے تشدد کی ایک اہم وجہ ہے جس کے خلاف والدین اور ماہرین اَطفال کو قدم اُٹھانا چاہیے۔

American Academy of Child and Adolescent Psychiatry (AACAP) نے بھی اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ جو بچے ایسے پروگرام دیکھتے ہیں جن میں تشدد کو حقیقت کے قریب سے قریب تر کر کے دکھایا جاتا ہے وہ بچے اِس بات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں نیز ایسے بچے اپنے مسائل کا حل تشدد کی راہ میں تلاش کرتے ہیں۔

(۳) جسمانی، ذہنی اور تعلیمی نشو ونما سے عدمِ توجہ :

اِسلام اپنے ماننے والوں کے لیے ایسی تفریحِ طبع کو پسند کرتا ہے جس میں جسمانی ورزش ہو کیونکہ جس قدر جسم مضبوط اور چست ہوگا اُسی قدر ذہن بھی تیز ہوگا تاکہ اِنسان کی صلاحیتیں علم و عمل میں بھرپور لگ سکیں۔ جسمانی ورزش سے خوب تھکاوٹ ہوتی ہے پسینہ آتا ہے اور پھر بھوک بھی خوب لگتی ہے، آج کل ماؤں کی عموماً شکایت یہی ہوتی ہے کہ بچے کھانا نہیں کھاتے، اگر غور کیا جائے تو ٹی وی کے آگے گھنٹوں بیٹھے رہنے اور اُس میں منہمک ہو جانے سے جسمانی حرکت تو ہوتی ہے نہیں اَب جسم تھکے گا ہی نہیں تو پہلے کا کھایا ہوا کھانا ہضم نہیں ہوگا جس کے نتیجے میں اگلے کھانے کے وقت بھوک نہیں لگے گی۔ اِس پر مستزاد یہ کہ ماں اپنا فرض نبھانے کے لیے صحت مند غذا کے بجائے فاسٹ فوڈ کا سہارا

لے لیتی ہے جو بچے کی صحت کے لیے مزید نقصان کا باعث بنتا ہے نتیجتًا بچہ جسمانی اور ذہنی طور پر کمزور ہوتا ہے۔

مسلسل ٹی وی دیکھنے سے بچوں میں بینائی کی کمزوری کی شکایات بہت بڑھ گئی ہیں، جہاں ابھی کچھ زمانے پہلے صرف بڑی عمر میں جا کر بینائی متاثر ہوا کرتی تھی اَب حالت یہ ہوگئی ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے نظر کی عینک لگاتے ہیں نیز اِنہاک کی وجہ سے مسلسل ایک حالت میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھنے سے کم عمر بچے سر درد اور جسم میں درد کی شکایت کرتے ہیں مگر ہم بڑے اُن کی اِس بات پر یقین نہیں کرتے اور یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ بچپن میں کیسا درد ! وغیرہ وغیرہ۔

میڈیکل رسالے Pediatircs کے اپریل ۲۰۰۴ء کے شمارے میں ایک رپورٹ شائع کی گئی جس کے مطابق کم عمر بچوں کو ٹی وی دیکھنے سے سات سال کی عمر میں توجہ کی کمی کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے نیز اِسی تحقیقی رسالے کے ایک اور شمارے میں اِس بات کا اِظہار کیا گیا ہے کہ اَمریکہ کے ملکی سروے کے مطابق آٹھ سے سولہ سالہ بچوں میں ۲۵٪ فیصد بچے ہر روز کم اَز کم چار گھنٹے ٹی وی دیکھتے ہیں اور ایسے بچے وزن کی زیادتی کی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔

نیز مسلسل ٹی وی کی عادت سے بچے کا ذہن سُن ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے بچہ عملی میدان میں اقدام کرنے کی صلاحیت کھو دیتا ہے جس کے نتیجے میں وہ دانشورانہ قوتِ فیصلہ، تجزیاتی سوچ اور تخیلاتی قوت میں خاطر خواہ نقصان اُٹھاتا ہے۔

دسمبر ۱۹۹۷ء میں پوکیمون نامی کارٹون کی ایک قسط دُنیا بھر کی توجہ حاصل کی اِس کارٹوں کو دیکھنے کے بعد بچوں میں دورے پڑنے کی شکایات موصول ہوئیں۔ اَلغرض بچے کا وہ وقت جو کتب بینی اور مطالعہ کی صلاحیت کو پروان چڑھانے میں گزرنا چاہیے تھا وہ ٹی وی دیکھنے کی نظر ہوجاتا ہے۔

(۴) ناچ گانا :

کارٹون کے ضمن میں بچوں کو گانا سننے اور ناچنے کا عادی بنایا جاتا ہے۔ ناچنا، گانا شریعتِ اِسلامیہ میں بہت مذموم بتلایا گیا ہے اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ج اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴾ (سُورہ لقمان : ٦)

''اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ سے غافل کرنے والی باتوں کے خریدار بنتے ہیں تاکہ اُن کے ذریعے لوگوں کو بے سمجھے بوجھے اللہ کے راستے سے بھٹکائیں اور اُس کا مذاق اُڑائیں، اِن لوگوں کو وہ عذاب ہوگا جو ذلیل کر کے رکھ دے گا۔''

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اِس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آیت مذکورہ میں ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ کے معنٰی اور تفسیر میں مفسرین کے اَقوال مختلف ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت اِبن عباس اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی ایک روایت میں اِس کی تفسیر گانے بجانے سے کی گئی ہے۔ (رواہ الحاکم وصححہ البیہقی فی شعب وغیرہ)

جمہور صحابہ و تابعین اور دیگر مفسرین کے نزدیک ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ عام ہے تمام اُن چیزوں کے لیے جو اِنسان کو اللہ کی عبادت سے غفلت میں ڈال دیں، اِس میں غنا اور مزامیر (موسیقی اور آلاتِ موسیقی) بھی شامل ہیں اور بیہودہ قصے کہانیاں بھی۔

اِمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الادب المفرد'' میں اور اِمام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''سنن'' میں ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ کی یہی تفسیر اِختیار کی ہے اِس میں فرمایا کہ لَهْوَ الْحَدِيْثِ هُوَ الْغِنَاءُ وَاَشْبَاهُهٗ یعنی ﴿لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ سے مراد گانا اور اُس سے مشابہ دُوسری چیزیں ہیں (یعنی جو اللہ کی عبادت سے غافل کردیں)۔ (معارف القرآن ج ٧ ص ٢٠۔٢١)

اِس آیت کے شانِ نزول کے بارے میں حضرت علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نضر بن حارث مشرکینِ مکہ میں سے ایک بڑا تاجر تھا اور تجارت کے لیے مختلف ملکوں کا سفر کرتا تھا، وہ ملکِ فارس سے شاہانِ عجم وغیرہ کے تاریخی قصے خرید کر لایا اور مشرکین سے کہا کہ محمد تمہیں قومِ عاد و ثمود وغیرہ کے واقعات سناتے ہیں، میں تمہیں اُن سے بہتر رستم اور اِسفندیار اور دُوسرے شاہانِ فارس کے قصے سناتا ہوں۔ (رُوح المعانی ج ١١ ص ٦٧)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے درمنثور میں اِس آیت کے بارے میں یوں مروی ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی جو باہر سے ایک گانے والی کنیز خرید کر لایا تھا اور جس کسی کے بارے میں سنتا کہ وہ اِسلام کا اِرادہ رکھتا ہے اُسے اپنی لونڈی کے پاس لے کر آتا اور کہتا کہ اِسے کھلاؤ پلاؤ اور گانا سناؤ کہ یہ اُس سے بہتر ہے جو محمد تمہیں حکم دیتے ہیں کہ نماز پڑھو، روزہ رکھو اور اپنی جان دو۔(درِمنثور ج ۶ ص ۵۰۴ دارُالفکر، بیروت)

اِرشادِ نبوی ہے کہ :

اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ رَضِی اللّٰہ عَنْہُ یَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ. (سنن ابی داوٗد ج ۴ ص ۲۸۲)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''گانا'' دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔''

(۵) عریانیت کا فروغ :

دینِ اِسلام میں ستر ولباس کی اہمیت کو بہت اُجاگر کیا گیا ہے، مردوں اور عورتوں کے لیے ''ستر'' کی الگ الگ حدود مقرر کی ہیں جس سے کم لباس زیبِ تن کرنا جائز نہیں ہے، اللہ جل جلالہٗ کا فرمان ہے کہ :

﴿ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَ رِیْشًا وَّلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ج ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ ﴾(سُورۃ الاعراف : ۲۶)

''اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو ! ہم نے تمہارے لیے لباس نازل کیا ہے جو تمہارے جسم کے اُن حصوں کو چھپا سکے جن کا کھولنا بُرا ہے اور جو خوشنمائی کا ذریعہ بھی ہے اور تقوی کا جو لباس ہے وہ سب سے بہتر ہے، یہ سب اللہ کی نشانیوں کا حصہ ہے جن کا مقصد یہ ہے کہ لوگ سبق حاصل کریں۔''

جبکہ کارٹون میں مؤنث کردار کو جو لباس پہنا ہوا دکھایا جاتا ہے وہ شرم وحیا سے نہایت ہی گرا

ہوا ہوتا ہے، والدین اِس طرف دھیان نہیں دیتے اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تو کارٹون ہی ہے کوئی حقیقت تو ہے نہیں۔

یاد رکھیے ! اگر آج ستر و لباس کی اہمیت دل و دماغ میں نہ بیٹھی تو پھر آئندہ آنے والا وقت بہت بھیانک صورت اِختیار کر لے گا۔

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ (سُورۃ النور : ۱۹)

''یاد رکھو کہ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اِیمان والوں میں بے حیائی پھیلے، اُن کے لیے دُنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

(۶) طلسماتی کرداروں کا ذہن پر حاوی ہونا :

چونکہ عموماً کارٹون طلسماتی کرداروں پر مشتمل ہوتے ہیں جس میں کارٹون کردار کو عام اِنسانوں سے ہٹ کر غیر معمولی طاقت و صلاحیت کا مالک دکھایا جاتا ہے اِس لیے بچے اُس کردار کے کارنامے دیکھ کر اُس سے بہت مرعوب ہوجاتے ہیں پھر خود کو اُس مقام پر تصور کر کے اپنے اَندر بھی اُس نوعیت کی طاقت کی اُمید باندھتے ہیں، بہت سے کارٹون کردار اُچھلتے کودتے، اُونچائی سے کود کر غوطہ لگاتے اور بِنا چوٹ کھائے زمین پر پہنچتے نظر آتے ہیں نیز اسلحہ چلنے اور دھماکہ ہونے کے باوجود اُس کا اُن پر کوئی اَثر نہ ہونا بچے کے دماغ پر بہت بُرا اَثر مرتب کرتا ہے۔

''ٹام اینڈ جیری'' TOM AND JERRY بہت ہی مشہور کارٹون اِس کی بڑی مثال ہے جس میں یہ غیر حقیقی کردار لڑتے جھگڑتے ایک دُوسرے کو مختلف گھریلو و دیگر چیزوں سے مارتے دکھائے جاتے ہیں جو بظاہر بڑا مزاحیہ لگتا ہے مگر ایک کم عمر بچہ اِن کرداروں کو شوق سے دیکھ کر نادانستہ طور پر نقصان دہ سرگرمیاں سیکھ جاتا ہے اور اُن کو اصل زندگی میں اَپنانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ اِسی وجہ سے ۱۹۷۰ء کی دہائی میں اِس سمیت دیگر کلاسیکی کارٹونوں پر کئی ممالک میں پابندی لگادی گئی تھی۔

(۷) ہندووانہ عقائد پر مبنی کارٹون :

غیر مسلم ممالک اپنے مذہب کی تعلیمات کو بچوں کے ذہنوں میں بٹھانے کے لیے اپنے مذہب کی کتابوں میں موجود کہانیوں کو کارٹون کی شکل میں پیش کرتے ہیں مثلاً، کرشنا، ہنومان اور چھوٹا بھیم کو کارٹون کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ ذیل میں اِن شخصیات کے بارے میں کچھ تذکرہ کیا جاتا ہے جس سے صورتِ حال کی سنگینی کا اَندازہ ہو جائے گا۔

کرشنا :

''کرشنا'' ہندوؤں کے منجملہ خداؤں میں سے ایک خدا کا نام ہے۔ ہندو مذہب کے مطابق ''کرشنا'' نے ''اَرجن'' کو مخاطب کر کے جو منظوم کہانیاں پیش کیں وہ آج ''بھگوت گیتا'' کے نام سے ہندوؤں کے مذہبی لٹریچر کا ایک اہم حصہ ہے جس میں ہندوؤں (کوروؤں اور پانڈوؤں) کی لڑائیوں کا تذکرہ ہے اور ''کرشنا'' کو ''وشنو'' (ہندوؤں کا خدا) کا آٹھواں اَوتار بتایا گیا ہے۔

ہنومان :

ہندو مذہب میں ہنومان کو بڑا مقام حاصل ہے، ہندومت کی بڑی کتاب ''رامائن'' کے مطابق لنکا کے علاقے میں ''رام'' نے ''ہنومان'' ہی کی مدد سے اپنی بیوی ''سیتا'' کو ''راون'' کی قید سے آزاد کرایا تھا۔

چھوٹا بھیم :

یہ کردار بھی بچوں کی توجہ کا اہم مرکز ہے۔ چھوٹا بھیم ایک ہندو تاریخی کردار کی طرف اِشارہ کرتا ہے۔ ''مہابھارت'' جو ہندوؤں کی ایک اور مقدس کتاب ہے اُس میں ''بھیم سین'' کے نام سے ایک اِنتہائی طاقتور شخص کا تذکرہ ہے جو کوروؤں اور پانڈوؤں کی لڑائیوں میں ''کرشنا'' کی مدد کرتا نظر آتا ہے۔

یہ کارٹون جب مسلمان بچے دیکھتے ہیں تو وہ بھی اِس کارٹون میں پیش کیے گئے مذہبی طلسماتی

کردار سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ یقیناً ایک مسلمان بچے کے لیے اپنی اِس کچی عمر میں کسی دُوسرے مذہب کی شخصیت سے اِس طرح متاثر ہوجانا اِنتہائی خطرناک ثابت ہوسکتا ہے نیز یہ کردار بچوں کے ذہن پر اِس قدر سوار ہوجاتے ہیں کہ بچوں کے روزمرہ اِستعمال کی چیزوں مثلاً بیگ، مگ، وغیرہ پر اِن کی تصاویر لگا کر فروخت کیا جاتا ہے۔

(۸) سُوَر کی شکل کے کارٹون :

وہ کارٹون جو جانوروں کی شکلوں پر مبنی ہوتے ہیں اب اُن میں غیر محسوس اَنداز سے بلی، شیر، چوہے، بطخ اور دیگر جانوروں کے ساتھ ساتھ سور کی شکل کے کارٹون بھی سامنے آرہے ہیں جیسے ''پورکی پگ''۔ ہمارا معاشرہ جس میں ایک وہ وقت تھا کہ جب اِس جانور کا نام لینا تک پسند نہیں کیا جاتا تھا، اَب صورتِ حال یہ ہے کہ اپنے بچوں کو دانستہ، اِنتہائی غیر محسوس اَنداز میں اِس حرام جانور سے روشناس کراتے ہیں، ایک سازش کے تحت اِن بچوں کے دلوں سے اِس جانور سے نفرت کے جذبات کو کم کیا جارہا ہے تاکہ یہ بچے اپنی آنے والی نسلوں کو اِن جذبات سے آگہی نہ دے سکیں اور پھر وہ نسل یا پھر اُس سے اگلی نسل حرام خوری میں مبتلا ہوجائے۔

(۹) نازیبا حرکات :

دینِ اِسلام میں حیا و پاکدامنی کے حصول پر بہت زور دیا گیا ہے۔ حیا کو اِیمان کا قرار دیا ہے اِسی حیا کی بدولت اِنسان اپنے ستر و لباس کا بھی خیال رکھتا ہے، اپنی گفتار اور عمل و کردار میں بھی محتاط رہتا ہے، اِسی کی بابت مردوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور عورتوں کو بن سنور کر کھلے بندوں گھومنے سے منع کیا ہے اور جب یہ حیا نہ رہے تو اِنسان شُترِ بے مہار ہوجاتا ہے اور اُس کا خمیازہ معاشرے کو بھگتنا پڑتا ہے۔

اِرشادِ نبوی ﷺ ہے کہ :

اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ.[۱]

---

[۱] بخاری شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۹

''اِیمان کے ساٹھ سے کچھ اُوپر شعبے ہیں اور حیاء بھی اِیمان کا ایک شعبہ ہے۔''

نیز اِرشادِ نبوی ہے کہ :

اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰی اِذَا لَمْ تَسْتَحِیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ [1]

''سابقہ نبوی تعلیمات سے جو کچھ لوگوں نے حاصل کیا اُس میں ایک یہ ہے کہ

''جب تم حیادار نہ رہو تو پھر جو چاہے کرتے پھرو۔''

چنانچہ بوس و کنار ایک حقیقی مرد و عورت کریں یا پھر دو کارٹون کردار، ایک نازیبا اور شرم و حیا سے فروتر حرکت ہے۔ افسوس یہ ہے کہ وہ والدین جو اپنے بچوں کو کسی فلم یا ڈرامے میں اِس طرح کی نازیبا حرکات کے منظر سے دُور رکھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں مگر کسی کارٹون میں اِس طرح کی حرکات پر اُن کے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگتی۔

یاد رکھیے ! یہ بچے کچے ذہن کے مالک ہیں اگر آج اُنہیں اِس طرح کے کارٹون سے نہ روکا گیا تو اُن کا کل بہت خطرناک صورت اِختیار کر سکتا ہے۔

ویڈیو گیم

جو خرابیاں اِس سے پہلے کارٹون کے ضمن میں بیان ہوئی ہیں تقریبًا وہی خرابیاں ویڈیو گیم بھی پائی جاتی ہیں، چند مزید خرابیاں درج ذیل ہیں :

(ا) تشدد کے مزاج کا فروغ پانا :

ایسے ویڈیو گیم بھی موجود ہیں جن میں لڑائی بھڑائی کا کھیل ہوتا ہے، اِن جیسے ویڈیو گیمز سے بچوں کے کچے ذہنوں میں تشدد کا مزاج فروغ پاتا ہے، ایک دُوسرے کو مارنا، سر پھاڑ ڈالنا، خون نکال دینا، دُوسروں کو گالیاں دینا، دُوسرے کو گرانے اور پچھاڑنے کے لیے کسی بھی حد سے گزر جانے کی نوعیت کے جذبات اُبھرتے ہیں۔

---

[1] بخاری شریف کتاب الادب رقم الحدیث ۶۱۲۰

(۲) اَسلحہ کے ناجائز اِستعمال کا شوق :

ایسے بھی ویڈیو گیم موجود ہیں جن میں اَسلحہ چلا کر دُشمن کو مارنے کا کھیل ہوتا ہے۔ اِن جیسے ویڈیو گیمز سے بچوں میں اَسلحہ چلانے اور ایک دُوسرے کو مارنے کا ناجائز شوق پیدا ہوتا ہے جس کا اِظہار عیدالفطر کے دنوں میں بخوبی ہوتا ہے، جب کھلونا بندوق کی ریکارڈ سیل ہوتی ہے اور پھر یہ بچے کھیل کھیل میں مختلف گروپوں میں تقسیم ہو کر ایک دُوسرے کا مقابلہ اَسلحے کے ساتھ کرتے ہیں اور کھلونا بندوق کی مدد سے پلاسٹک کے چھرے ایک دُوسرے پر چلاتے ہیں، کئی ایک واقعات موجود ہیں جن میں بچوں کی آنکھوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

(۳) شعائرِ اِسلام کی توہین :

ایسے ویڈیو گیم بھی موجود ہیں جن میں شعائرِ اِسلام کی سنگین بے حرمتی کی گئی ہے مثلاً

☆ ''ریزیڈینٹ ایول'' Resident Evil نامی گیم کہ جس میں ایک ایسی کتاب کو زمین پر گرا ہوا دکھایا گیا ہے جو قرآنِ کریم کے مشابہ ہے۔

☆ ''ریزیڈینٹ ایول'' Resident Evil ہی کے ایک دُوسرے پارٹ میں ایک مقام پر ایک دروازہ مسجدِ نبوی علی صاحبہ الصلٰوۃ والسلام کے دروازے کے مشابہ بنایا گیا ہے۔ اِسی طرح ایک گیم Devil May Cry میں کھیلنے والے کے سامنے ایک دروازہ ہوتا ہے جو خانہ کعبہ کے دروازے کے مشابہ ہے۔

ایک گیم میں کھیلنے والا ایک مسجد کے باہر موجود ہوتا ہے جہاں سے اَذان کی آوازیں بھی آرہی ہوتی ہیں، گیم کھیلنے والا شخص مسجد سے نکلنے والے اَسلحہ برداروں پر گولیاں چلاتا ہے گویا مسجد کو فساد کا مرکز دکھایا گیا ہے۔

ایک گیم ''IG-12'' میں قرآنی آیات بھی واضح دکھائی دے رہی ہیں، دُوسرے مقام پر ایک دیوار کے اُوپر ''اللہ'' اُلٹا لکھا ہوا ہے۔

یہ باتیں کسی مسلمان کے لیے قابلِ برداشت نہیں ہونی چاہئیں ، مگر چونکہ سازش کے ذریعے نہ صرف بچوں بلکہ بڑوں کے ذہنوں پر بھی ایسا قابو پا لیا گیا ہے کہ اِس طرح کی مذموم حرکت کا اُنہیں اِحساس ہی نہیں ہوتا اور اُن کے اِیمان پر ڈاکہ ڈالا جا چکا ہوتا ہے۔

(۴) اِسلام مخالف جذبات :

دُنیا کی اِستعماری قوتوں نے جہاں کہیں کسی بھی ملک میں جنگ یا فوجی کارروائی کی اُن میں سے کئی ایک کا ویڈیو گیم بنا دیا۔ اب ہمارے مسلمان بچے یہ گیم کھیلتے ہوئے خود کو غیر ملکی و غیر مسلم فوجی کے لباس میں ملبوس تصور کر کے اپنے مدمقابل دُشمن کو گولیوں اور بموں سے اُڑانے کے تصوراتی عمل سے گزرتے ہیں ، اُن میں یہ شعور بیدار نہیں ہوتا کہ وہ ایک مسلمان کو عراق یا اَفغانستان میں قتل کر رہے ہیں۔

(۵) ویڈیو گیم میں سُوَر کی شکل :

کارٹون کی طرح ویڈیو گیم میں بھی سُور کی شکل کے کردار موجود ہوتے ہیں مگر اِلسٹریشن Illustration کی فنی مہارت سے اِس طرح سنوار کر پیش کیا جاتا ہے کہ فوری طور پر دماغ اِس طرف متوجہ نہیں ہوتا مثلاً ''اینگری برڈز'' Angry Birds میں ایک کردار ''بیڈ پیگیز'' Bad Piggies سُوَر کی شکل کا ہے۔

﴿ تجاویز ﴾

فحاشی ، بے حیائی ، اَخلاقی پستی ، تشدد دانہ روّیہ اور دیگر جو اُمور مذکور ہوئے اُن سب کی روک تھام کسی ایک فرد یا اِدارے کی ذمہ داری نہیں بلکہ بحیثیتِ مجموعی ہم میں سے ہر ہر فرد اِس کا ذمہ دار ہے۔ ٹی وی پر کارٹون دیکھنے کے لیے محض وقت کی قید لگا دینا بھی کافی نہیں ، اِس لیے کہ نہ جانے اِس قلیل وقت میں بھی کتنا کچھ غلیظ مواد بچے کے ذہن کو خراب کر چکا ہو اَلبتہ چند تجاویز بیان کی جاتی ہیں تاکہ اِس برائی سے مرحلہ وار چھٹکارا ممکن ہو سکے :

☆ حکومت نے جس اِدارے کی ذمہ داری سنسر کی لگائی ہے اُس اِدارے کو اِن کارٹونز اور

ویڈیو گیمز کے بارے میں بھی فعال ہونا چاہیے۔ اور ایسے تمام کارٹونز اور ویڈیو گیمز پر سرکاری پابندی عائد کردینی چاہیے جو بچوں میں اَخلاقی برائیاں پھیلانے میں کوشاں ہیں۔

☆ بچوں میں ایسے کھیلوں کو فروغ دینا چاہیے جس میں جسمانی ورزش خوب ہوتا کہ اُنہیں اِس کے بعد کسی کارٹون یا ویڈیو گیم کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

☆ والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کے ساتھ مناسب وقت گزاریں اُنہیں ٹی وی کے سپرد کر کے خود کو بری الذمہ نہ سمجھیں۔

☆ والدین کو بچوں پر کڑی نگاہ رکھنی چاہیے نیز بڑے بھائی، بہن جو سمجھدار ہوں اُنہیں بھی اپنے چھوٹے بھائی بہنوں کی تربیت میں اپنا حصہ شامل کرنا چاہیے۔

☆ مسلمان آئی ٹی ماہرین کو ایسا متبادل پیش کرنا چاہیے جو شرعی و اَخلاقی برائیوں سے پاک ہو۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارُالاقامہ (ہوسٹل) اور دَرسگاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اَجر ہے۔ (ادارہ)

عالمی خبریں

پادریوں کا طبقہ ہم جنس پرستوں سے بھرا پڑا ہے : پادری کا پوپ کو خط

ویٹی کن (نیٹ نیوز) ویٹی کن کے ایک اَعلیٰ پادری کرزیسٹاف کرامزا جنہیں جنس پرست ہونے کی وجہ سے اپنے عہدے سے ہٹا دیا گیا تھا، نے پیشوا پوپ فرانسز کو لکھے خط میں کہا ہے کہ چرچ نے دُنیا کے لاکھوں ہم جنس پرست کیتھولک عیسائیوں کی زندگی ''جہنم'' بنا دی ہے۔ اُن کے بقول پادریوں کا طبقہ ہم جنس پرستوں سے بھرا ہوا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۹ر اکتوبر ۲۰۱۵ء)

☆

آپ تو خود ''داعش'' کے بانی ہیں

جان کیری سے سوال، پولیس نے اَطالوی خاتون صحافی کو باہر نکال دیا

رُوم (آئی این پی) اَمریکی وزیر خارجہ جان کیری کو اَطالوی خاتون صحافی نے داعش سے متعلق سوال پوچھ کر شرمسار کر دیا، جان کیری نے سوال کا جواب نہ دیا، کانفرنس ہال میں موجود پولیس نے خاتون صحافی کو باہر نکال دیا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق اَمریکی وزیر خارجہ جان کیری اپنے اَطالوی ہم منصب پاؤلو جنیٹلونی کے ہمراہ رُوم میں ایک مشترکہ نیوز کانفرنس کر رہے تھے، اِس دوران ایک مقامی خاتون صحافی نے جان کیری کو ایک سوال لکھ کر بھیجا جس میں اُس نے لکھا: آپ تو خود داعش کے بانی ہیں۔

جان کیری نے صحافیہ کو ایک طائرانہ نگاہ سے دیکھا مگر اُس کے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا، اِس واقعے پر وہاں پر موجود سکیورٹی حکام نے خاتون کو وہاں سے باہر نکال دیا تاکہ وہ اپنے سوال کا اِعادہ نہ کر سکے۔ خیال رہے کچھ عرصہ پیشتر سابق اَمریکی صدر جارج بش کے بھائی جیب بش سے ایک خاتون نے بھرے مجمع میں مخاطب ہو کر کہا تھا : ''جناب ! داعش آپ کے بھائی صاحب نے بنائی تھی۔''

(روزنامہ نوائے وقت ۶ر فروری ۲۰۱۶ء)

☆

ایسا ہوٹل جہاں مگرمچھ کے پائے اور بچھو کا سالن دستیاب ہے

ٹوکیو (صباح نیوز) جاپان کا ایک ہوٹل گوشت کھانے والے ایسے اَفراد کی منفرد جگہ ہے جو عجیب اقسام کے گوشت کھانا پسند کرتے ہیں اور یہاں سالم تلے ہوئے سلے مینڈر[1] سر کے پائے اور خونخوار پیرا ہنا مچھلی کا تکہ بھی دستیاب ہے جہاں آرڈر پر مگرمچھ کے اُبلے ہوئے پنجے، سانپ کا قیمہ، فرائی کیے ہوئے سلے مینڈر، ریچھ کے پائے، فرائی مینڈک اور دیگر عجیب ڈشیں پکائی جاتی ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت ۶ رفروری ۲۰۱۶ء)

☆

کم عمر شادیاں : مسلمانوں کی نسبت ہندو اور عیسائی آگے ۲۰۰ ممالک میں پاکستان دسویں نمبر پر ہے

اِسلام آباد (آن لائن) کم عمری یا نا بالغ بچیوں اور بچوں کی شادیوں میں مسلمانوں کی نسبت ہندو، اَفریقی اور عیسائی لوگ زیادہ آگے ہیں، پاکستان دوسو ممالک کی فہرست میں دسویں نمبر پر ہے۔ سندھ، خیبر پی کے نے کم عمری میں شادیوں سے متعلق قانون سازی کر لی۔ (روزنامہ نوائے وقت ۲۵ رجنوری ۲۰۱۶ء)

☆

پاکستان سمیت بعض ممالک میں گرمی کی شدت میں ۷ رفیصد اِضافے کا اِمکان

اِسلام آباد (آن لائن) عالمی ماہرین موسمیات نے کہا ہے کہ سردیوں کی شدت کے ساتھ ساتھ دُنیا کے بعض خطوں میں گرمی کی شدت میں ۷ رفیصد اِضافے کا اِمکان ہے، گرمیوں کی شدت میں اِضافہ پاکستان، چین سمیت مشرقی ملکوں اور بعض مغربی یورپی ملکوں میں ہوسکتا ہے۔ عالمی ذرائع اَبلاغ میں شائع رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ موسمی کیفیات بدل رہی ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت ۲۵ رجنوری ۲۰۱۶ء)

---

[1] چھپکلی نما سمندری جانور

اِنسانی دماغ غیر معمولی گنجائش کا حامل ہے : نئی تحقیق

نیویارک (نیٹ نیوز) اَمریکی سائنسدانوں نے اِنکشاف کیا ہے کہ اِنسانی دماغ میں یادداشت کی گنجائش پہلے کی گئی تحقیق کے نتائج کے برعکس دس گنا زائد ثابت ہوچکی ہیں۔ کیلیفورنیا میں سالک اِنسٹیٹیوٹ کے نیورو ماہرین کی ٹیم نے اِس دریافت کو ایک علمی دھماکہ کہا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اِنسانی ذہن غیر معمولی گنجائش کا حامل ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۶ ؍جنوری ۲۰۱۶ء)

☆

پرفیوم بنانے والی فیکٹری سے دس گیلن پیشاب برآمد

جدہ (نیٹ نیوز) سعودی عرب میں پرفیوم بنانے والی فیکٹری کے ویئر ہاؤس سے دس گیلن اِنسانی پیشاب برآمد کرلیا گیا۔ ہیل کی میونسپلٹی کی ٹیم کو اُس وقت شدید دھچکا لگا جب اُس نے کئی کنٹینرز میں دس گیلن پیشاب دیکھا۔ میونسپلٹی ٹیم نے تیل سے معطر کی گئی لکڑی بھی پکڑلی جو عود کے طور پر فروخت کی جاتی تھی۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۹ ؍جنوری ۲۰۱۶ء)

☆

بھارتی تاجر نے بیٹے کی شادی میں اَٹھارہ ہزار بیوہ خواتین کو مدعو کرلیا
پانچ سو گائیں تقسیم کی گئیں

پالنپور (صباح نیوز) بھارتی گجرات کے ایک تاجر جتندرا پیل عرف جتو بھائی نے اپنے بیٹے روی کی شادی پر شمالی گجرات کے پانچ اِضلاع سے تقریبًا اَٹھارہ ہزار بیوہ خواتین کو شرکت کی دعوت دی۔ بیوہ خواتین میں کمبل بھی تقسیم کیے گئے جبکہ پانچ سو غریب بیواؤں کو دُودھ دینے والی گائیں بھی دی گئیں تاکہ وہ مالی طور پر خود کفیل ہوسکیں۔ (روزنامہ نوائے وقت ۲۹ ؍جنوری ۲۰۱۶ء)

☆

ریاضی کا ایسا فارمولا جو آپ کی عمر اور جوتے کا سائز بھی بتادے

لندن (نیٹ نیوز) برطانیہ سے تعلق رکھنے والی ایک ریاضی دان کیرل ورڈرمین نے اَلجبرا کے سادہ اُصولوں کو ترتیب دے کر ایک ایسا فارمولا اِیجاد کیا ہے جس سے آپ کسی بھی شخص کی عمر بتا سکتے ہیں بلکہ اُس کے جوتے کا سائز بھی آپ کو پتہ چل سکتا ہے اِس فارمولے کو سماجی رابطوں کی ویب سائٹ پر بہت پسند کیا جارہا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت ۲۰؍ جنوری ۲۰۱۶ء)

☆

کینیڈا کا ایسا علاقہ جہاں روزانہ زلزلہ آتا ہے

اوٹاوا (نیٹ نیوز) قدرتی آفات سے نمٹنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں کینیڈا جو کہ ایک ترقی یافتہ ملک کی صف میں آتا ہے، یہاں ایک علاقہ ایسا بھی ہے جہاں تقریبًا روزانہ ایک زلزلہ آتا ہے، کینیڈا کے اِس علاقے میں بعض دنوں میں ایک سے زائد زلزلے بھی آتے ہیں، ۱۱؍ ستمبر ۲۰۱۵ء کو یہاں ۱۸؍ زلزلے آئے تھے۔ (روزنامہ نوائے وقت ۲۰؍ جنوری ۲۰۱۶ء)

☆

رواں سال دومرتبہ سورج اور دو بار ہی چاند گرہن ہوگا

کراچی (نیٹ نیوز) محکمہ موسمیات پاکستان کے مطابق رواں سال ۲۰۱۶ء کے دوران دومرتبہ سورج گرہن اور دومرتبہ چاند گرہن ہوگا۔ پاکستان میں دونوں سورج گرہن نہیں دیکھے جاسکیں گے تاہم ایک جزوی چاند گرہن اور ایک مکمل چاند گرہن پاکستان میں نظر آئے گا۔ (نوائے وقت ۵؍ فروری ۲۰۱۶ء)

☆

کئی کائناتوں میں وقت اُلٹا چل رہا ہے : سائنسدان

بوسٹن (نیٹ نیوز) دو اَمریکی ماہرینِ کونیات (کوسمولوجی) نے دعوی کیا ہے کہ ہماری کائنات کی جیسی دیگر کئی کائنات موجود ہوسکتی ہیں جہاں وقت اُلٹی سمت میں چل رہا ہوگا اور اِس وقت

ہمارا گزارا ہوا ماضی وہاں بیت رہا ہوگا، ایک متبادل کائنات میں وقت کی سمت اُلٹی ہوسکتی ہے۔
(روزنامہ نوائے وقت ۲۳ر فروری ۲۰۱۶ء)

وفیات

۲۹ر جنوری کو حضرت مولانا مفتی رفیع اَحمد صاحب کے والد گرامی جناب رفیع الدین صاحب طویل علالت کے بعد حیدر آباد میں وفات پا گئے۔

۳۰ر جنوری کو حضرت مولانا سیّد رشید میاں صاحب کی خواہر نسبتی طویل علالت کے بعد لاہور میں وفات پا گئیں۔

۳۱ر جنوری کو جامعہ مدنیہ جدید کے مدرس حضرت مولانا عبدالباسط صاحب کی والدہ صاحبہ طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔

۶ر فروری کو جامعہ مدنیہ جدید کے شعبہ تجوید کے اُستاذ قاری محمود الحسن صاحب کی والدہ صاحبہ مختصر علالت کے بعد لاہور میں وفات پا گئیں۔

۲۷ر فروری کو حضرت مولانا مفتی رشید اَحمد صاحب حقانی کے والد گرامی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقادر صاحبؒ کوئٹہ میں بوجہ عارضہ قلب وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

جامعہ مدنیہ جدید اور خانقاہِ حامدیہ میں مرحومین کے لیے اِیصالِ ثواب اور دُعائے مغفرت کرائی گئی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین۔ اہلِ اِدارہ جملہ پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

جامعہ مدنیہ جدید و مسجد حامد رحمہ اللہ

کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجیے

بانئ جامعہ حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ نے جامعہ مدنیہ کی وسیع پیمانے پر ترقی کے لیے محمد آباد موضع پاجیاں (رائیونڈ روڈ لاہور نزد چوک تبلیغی جلسہ گاہ) پر برلب سڑک جامعہ اور خانقاہ کے لیے تقریباً چوبیس ایکڑ رقبہ ۱۹۸۱ء میں خرید کیا تھا۔ جہاں الحمد للہ تعلیم اور تعمیر دونوں کام بڑے پیمانہ پر جاری ہیں۔ جامعہ اَور مسجد کی تکمیل محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی طرف سے توفیق عطاء کیے گئے اہلِ خیر حضرات کی دُعاؤں اور تعاون سے ہوگی۔ اِس مبارک کام میں آپ خود بھی خرچ کیجیے اَور اپنے عزیز واَقارب کو بھی ترغیب دیجیے۔ ایک اَندازے کے مطابق مسجد میں ایک نمازی کی جگہ پر دس ہزار روپے لاگت آئے گی، حسبِ استطاعت زیادہ سے زیادہ نمازیوں کی جگہ بنوا کر صدقۂ جاریہ کا سامان فرمائیں۔

منجانب

سیّد محمود میاں مہتمم جامعہ مدنیہ جدید و اَراکین اَور خدام خانقاہِ حامدیہ

خطوط، عطیات اور چیک بھیجنے کے پتے

سیّد محمود میاں ''جامعہ مدنیہ جدید'' محمد آباد 19 کلومیٹر رائیونڈ روڈ لاہور

فون نمبر : 35330310 - 42 - 92+ فیکس نمبر 35330311 - 42 - 92+

فون نمبر : 37726702 - 42 - 92+ فیکس نمبر 37703662 - 42 - 92+

موبائل نمبر 4249301 - 333 - 92+

جامعہ مدنیہ جدید کا اَکاؤنٹ نمبر (0-7915-100-020-0954)MCB کریم پارک برانچ لاہور

مسجد حامد کا اَکاؤنٹ نمبر (1-1046-100-040-0954)MCB کریم پارک برانچ لاہور